

• ایاز علی جراح

• شفقت آرا

شہید احمد دہلوی کے غیر مطبوعہ خطوط محمد طفیل کے نام

Unpublished letters of Shahid Ahmad Dehalvi
address to Muhammad Tufail

Literary interpretation is available in Urdu language and literature expresses thoughts of scholars. Literature features consist like aesthetics, passion and imagination. It provides an aesthetic pleasure, and knowledge of life. Actually, it improves conscious and unconscious originator's knowledge but nourishes passions of individual's curiosity. Thus, this process is named as revival of human morality. Generally, prose consist fiction and non-fiction in the literature. In addition, fiction consist dram and novel while non-fiction contains essays, biographies, and humor. Letter is considered main source of communication because one can express thoughts, and feelings through it. Further, it is equally helpful to pass heart feeling to the partner while communicating.

Shahid Ahmad Dehalvi was born 1906 in, India. Further, Molvi Bashir inherited him properties and he received education from a female teacher from European Government at home. He became editor of Shah Jahan, Kamran, and worked in Radio Pakistan also. He has done many translations, editorials, and written about musical instrument in Gulistan-e-Musiqi.

Muhammad Tufail is found busy in his internal world of sentiments, and feelings with a fine approach to treat the people around him. He has an individual belonging to literary and liberal trends in India and betterment for humanity. Tufail shared his liberal and humanitarian ideas in several literary general. **Naqoosh** is one of the fine examples for his efforts.

The letters of Shahid Ahmed Dehalvi appeared in *Saqi* narrates the internal story of partition where we found before pre-

• لیکچرر شہید بے نظیر بھٹو یونیورسٹی، شہید بے نظیر آباد۔ ayazjarah26@gmail.com

• ہائی اسکول ٹیچر، گورنمنٹ گرلز ہائیئر سیکنڈری اسکول، شاہ پور چاکر، ضلع ساگھڑ۔ arainshafqat75@gmail.com

partition Hindu Muslims riots, the policies of English men hardships and miseries faced by people during migration, the atrocities faced by Muslims by Indian Hindus, the emotional detachment from ancestral heritage. Above all, the poverty and operations perpetrated on the Muslim migrants conditions in their native villages and rural areas made the situation worse.

یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ اردو زبان میں ادب لٹریچر (Literature) کا ترجمہ ہے۔ اسے ادبیات بھی کہا جاتا ہے۔ جس کے لغوی معنی ہیں: انسان کے بلند شریفانہ خصائل، تہذیب، حفظ مراتب، کسی کی بزرگی یا عظمت کا پاس، پسندیدہ طریقہ۔ ادبی اصطلاح میں ادب سے مراد ہے: وہ علم جو ذہنی شائستگی اور تمدنی تعلقات کی پاکیزگی کا سبب ہو۔ عام طور پر ادب کے لیے چار چیزیں ضروری قرار دی جاتی ہیں: تحریر، تخیل، جذبہ اور حس جمالیات۔ ادبی تحریر کے عموماً پانچ مقاصد بتائے جاتے ہیں: وہ تحریر جو جمالیاتی مسرت پہنچائے، قلب و ذہن کو جلا بخشنے، خاص نقطہ نظر کی ترغیب دے، معاشرے کی شعوری اور لاشعوری ذہنی کیفیت سے آگاہ کرے اور زندگی میں نئے معنی تلاش کرنے کا جذبہ بیدار کرے۔ ادبی تحریر اور غیر ادبی تحریر کا زاویہ نظر بھی جدا جدا ہوتا ہے۔ ادبی تحریر نہ صرف تخلیق نگار کی ذات کے شعور اور لاشعور کی عکاسی کرتی ہے بلکہ وہ انسانی دلچسپی کے احساسات اور جذبات کا اظہار بھی کرتی ہے اور اسے پروان بھی چڑھاتی ہے، اس وجہ سے ادب کو انسانی زندگی کا عکاس، انسانی زندگی کی تعمیر، انسانی زندگی کی تفسیر، انسانی زندگی کے ضمیر کی آواز، انسانی زندگی کا احیاء اور انسانی معاشرے کے ظاہر اور باطن کا آئینہ کہا جاتا ہے۔ اصنافِ نثر کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے: افسانوی اور غیر افسانوی، جسے افسانوی ادب اور غیر افسانوی ادب بھی کہا جاتا ہے۔ افسانوی ادب میں داستان، ناول افسانہ اور ڈراما شامل ہے، جب کہ غیر افسانوی ادب میں مضمون، مقالہ، انشائیہ، سفر نامہ، خاکہ، سوانح عمری، آپ بیتی، طنز و مزاح اور خط یعنی مکتوب وغیرہ جیسی اصناف شامل ہیں۔

خط عربی زبان کا لفظ ہے، اسم ہے، واحد ہے اور مذکر ہے۔ اور اس کے معنی ہیں: ”نوشتہ۔ تحریر۔ لکیر۔ نشان۔ نامہ۔ مکتوب۔ نیا سبزہ جو مرد کے چہرے پر آتا ہے۔ ہاتھ کا لکھا ہوا۔ انداز تحریر۔ اور اس کی جمع ہے: خطوط۔ مکتوب نگاری نجی طور پر ابلاغ کا بہترین ذریعہ ہے۔ اس کے وسیلے سے بھی انسان اپنے قلب و ذہن کے احساسات اور جذبات کا اظہار کرتا ہے، اور دوسرے کو اپنا ہم کلام اور ہم خیال بناتا ہے، اور اسے خبر واحد کا عینی واحد اور شریک کار قرار تسلیم کرتا ہے، اور اپنا احساساتی اور فطری تقاضا پورا کرتا ہے، اور سماعت سے دوری کا ازالہ کرتا ہے۔ عبدالقوی و سنوی کے خیال میں:

”ویسے یہ تو سب جانتے ہیں کہ خط نگاری گفتگو کا بدل ہے اور یہ بات بھی درست ہے کہ خوش گفتاری انھی کے حصے میں آتی ہے جو شخص خوش مزاج ہوتے ہیں ورنہ گفتگو کا سلسلہ نہ تو دراز ہو سکتا ہے اور نہ ہی مسطور کرنے کی صلاحیت اس میں پیدا کی جاسکتی ہے۔ یہی شرط مکتوب نگاری کی بھی ٹھہری ہے۔“

خط انسان کے حقیقی اور اصلی جذبات کا اظہار ہے۔ اس میں رازدارانہ احساسات اور کیفیات کا اظہار ہوتا ہے، اس لیے اس میں کوئی بھی تصنع اور تکلف نہیں ہوتا۔ بس خط ادب کی واحد فطری صنف ہے جو سچائی کی عکاس ہے۔ ڈاکٹر سید عبداللہ:

”خط کی ایجاد ذہن انسانی کے دور ارتقا کی ایک اہم ایجاد ہے۔ یہ اس کی گوناگون مجبوریوں سے پیدا ہوتی ہے اور اس کی ترقی میں سعی و جدوجہد کو بڑا دخل ہے۔“ ۲

خط ملاقات کا ایک ذریعہ ہے۔ اسے بالعموم نصف ملاقات تسلیم کیا جاتا ہے۔ لیکن اس کی بعض خصوصیات بالمشافہ ملاقات سے بھی زیادہ اہم ہیں۔ ان میں سے ایک خصوصیت رازداری ہے اور اس کی دوسری خصوصیت ان باتوں کا اظہار کرنا ہے جن کا روبرو بیان کرنا ادب انسانی کے منافی ہے اور وہ باتیں انسان صرف اپنے آپ سے کہنا پسند کرتا ہے۔ اس سبب سے خط صرف ملاقات ہی کا ذریعہ ہی نہیں بلکہ اپنی مخصوص خصوصیات کی بنا پر تاریخ، تہذیب، ثقافت اور انسانی دلی احساسات اور جذبات کا ایک سمندر ہے جو کوزے میں بند کیا جاتا ہے۔ اور کاتب حتی الامکان کوشش کرتا ہے کہ وہ اشارات اور کنایات کے وسیلے سے اس طرح بیان کرے کہ اسے صرف وہ ہی معلوم ہو سکے اور آسانی سے سمجھ سکے جو اس کا مخاطب ہوتا ہے۔ اس لیے خط لکھنے والا اسے فنی خوبیوں سے بھی مزین کرتا رہتا ہے۔

شاہد احمد دہلوی ۲۲ / مئی ۱۹۰۶ء کو ہندوستان کے شہر دہلی میں پیدا ہوئے۔ شاہد احمد دہلوی کے ددھیال اور ننھیال دونوں جانب سے شجرہ نسب شیخ ابوالفضل تک پہنچتا ہے اور تقویٰ و علم میں یہ خاندان شاہ ولی اللہ کی سلسلہ نسب سے جاملتا ہے۔ دادا ڈپٹی نذیر احمد کے اکلوتے بیٹے مولوی بشیر احمد ڈپٹی نذیر کے بعد ان کے کتب خانے اور جائیدادوں کے وارث ہوئے۔ شاہد احمد نے تعلیم و تربیت اپنے والد کے علاوہ ایک خاتون اتالیق یورپین گورنس سے گھر میں اور رانچور کے کاؤنٹ اسکول سے حاصل کی اس کے بعد علی گڑھ کے ایم۔ اے۔ او اسکول اور پھر عربک اسکول میں چار سال تعلیم حاصل کی۔ میٹرک تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد آپ کی شادی ہو گئی۔

کتابوں کی اشاعت کا سلسلہ شاہد احمد نے ساقی بک ڈپو کے نام شروع کیا۔ پھر ”شاہ جہاں“ اور ”کامران“ کے مدیر رہے۔ اس کے بعد کراچی سے ”ساقی“ کا اجرا کیا اور ریڈیو پاکستان میں اسٹاف آرٹسٹ کے طور پر تلام آخر کام کرتے رہے۔ علاوہ ازیں ادبی تحریکوں اور انجمنوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ شاہد احمد دہلوی کے قلم سے بہت سے شکارکار تراجم تخلیق ہوئے۔ انھوں نے کچھ خاکے: میر صاحب کی وضع داری، راشدا الخیری، عظیم بیگ چغتائی بھی بچھڑ گئے، سید رفیق حسین، مولوی احتشام الدین مرحوم، میراجی، قاضی نذر الاسلام، منٹو مرگیا، میاں آزاد لاہور میں، تحریر کیے۔ اس کے علاوہ ”ساقی“ کے مدیر کی حیثیت سے انھوں نے بہترین ادارے لکھے۔ شاہد احمد دہلوی آلات موسیقی

کے بارے میں ماہرانہ معلومات رکھتے تھے۔ انھوں نے اپنے مضمون ”گلستانِ موسیقی“ اور ”ہندوستانی موسیقی“ کے ساز میں انھوں نے آلاتِ موسیقی کا مختصر پر جامع جائزہ پیش کیا ہے۔ انھوں نے بہت سے تنقیدی مضامین بھی لکھے اندر کلی، ایمپائر، میر صاحب کے لٹریچر پر اجمالی تقریظ، میرے بھی صنم خانے، ایم اسلم کے ناول، اردو میں مرثیہ نگاری وغیرہ۔ اس کے علاوہ انھوں نے بہت سے رپورٹناز، روداد اور متفرق مضامین تحریر کیے۔ انجمن ادبی جرائد پاکستان کے حقوق کے لیے رائٹر گلڈ تشکیل دی اور سیٹو ممالک کے دورے بھی کیے۔ ان کی ادبی خدمات پر انھیں افتخارِ ادب کا اعزاز دیا گیا۔ ساقی کے مدیر کی حیثیت سے ان کی مراسلت ملکی اور غیر ملکی ادبا و شعرائے کرام سے رہتی تھی۔ ان میں محمد طفیل مدیر ”نقوش“ کے ساتھ بھی ان کے دیرینہ تعلقات تھے۔

محمد طفیل ۱۲/ اگست ۱۹۲۳ء کو لاہور میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۴۲ء میں ادارہ فروغِ اردو کے نام سے ایک طباعتی ادارہ قائم کیا۔ ۱۹۴۸ء میں انھوں نے لاہور سے ماہ نامہ ادبی جریدہ ”نقوش“ کا اجرا کیا۔ اٹھارہ شماروں کے بعد محمد طفیل نے ”نقوش“ کی ادارت خود سنبھالی۔ ان کی ادارت میں ”نقوش“ کے غزل نمبر، افسانہ نمبر، شخصیات نمبر، خطوط نمبر، آپ بیتی نمبر، مکتب نمبر، طنز و مزاح نمبر، ادبِ عالیہ نمبر، منو نمبر، میر نمبر، خاص نمبر، اقبال نمبر، انیس نمبر، پطرس نمبر، شوکت تھانوی نمبر، لاہور نمبر، ادبی معرکے نمبر، عصری ادبی نمبر اور سب سے بڑھ کر رسول ﷺ نمبر شائع کیا۔ محمد طفیل کے خاکوں کے مجموعے صاحب، جناب، آپ، محترم، مکرم، معظّم، مجی، مخدومی کے نام سے شائع ہوئے اور ان کی خودنوشت ان کی وفات کے بعد ناچیز کے نام سے ”نقوش“ کے طفیل نمبر میں شائع ہوئے۔

شاہد دہلوی کے یہ خطوط محرکات، پس منظر، علمی و ادبی اور فکری لحاظ سے اردو کا گراں قدر سرمایہ ہیں۔ مخصوص دور سے تعلق رکھنے والے یہ خطوط حوالے کا درجہ بھی رکھتے ہیں۔ جن میں خالصتاً ادب اور متعلقات ادب کو مد نظر رکھا گیا ہے۔ جب کہ ان میں شامل علمی مباحث عہد بہ عہد کی ترجمانی کرتے نظر آتے ہیں جو نہ صرف موجودہ بلکہ مستقبل کے لیے بھی رہنمائی و معاونت فراہم کرتے ہیں۔

قیامِ پاکستان کے بعد، وطن عزیز میں جن ادبی مرکزوں نے اردو کی ترویج میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ان میں لاہور اور کراچی کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ شاہد احمد دہلوی کراچی سے وابستہ تھے، جہاں سے بابائے اردو جیسے محسن بھی موجود تھے۔ ”نقوش“ کے مدیر محمد طفیل لاہور سے وابستہ تھے اور وہاں ڈاکٹر سید عبداللہ جیسی عظیم ادبی شخصیت موجود تھی۔ کراچی سے شاہد احمد نے ”ساقی“ کا اجرا کیا اور لاہور سے محمد طفیل نے ”نقوش“ کا۔ ان دونوں کا بس ایک ہی مقصد تھا اردو ادب کی ترقی اور اس کے لیے عملی طور پر کام کرنا۔ محمد طفیل اور شاہد احمد کی خط و کتابت چلتی رہتی تھی، چاہے حالات کیسے بھی ہوں۔

شاہد احمد دہلوی کے خطوط کا ادبی جہت سے مطالعہ کیا جائے تو اس سے یہ بات عیاں ہو جاتی ہے کہ آپ کی ذات ادبا و شعر اور زندگی کے دیگر شعبوں سے وابستہ افراد کے لیے بھی ایک سایہ دار درخت کی گھنی چھاؤں سے کم نہیں ہے۔ انھوں نے ساقی کے ذریعے نئے لکھنے والوں کو پروان چڑھایا۔ انھیں شہرت کے اعلیٰ مقام تک پہنچایا۔ افسانہ نگاری کے ایک نئے دبستان کی تشہیر کی، خصوصی طور پر عصمت چغتائی اور سعادت حسن منٹو جیسے افسانہ نگاروں کی افسانہ نگاری کو ایک وسیع و عریض میدان عطا کیا۔ ان کے خطوط میں آزادی سے پہلے اور آزادی کے بعد اردو زبان کے ادبا و شعرا کے حالات، ان کی فکری تحریکیں، ان کے نزاعات، ان کی ادبی تحریریں اور ان کی سیاسی، سماجی صورت حال کا بھی ذکر موجود ہے۔ الغرض شاہد احمد دہلوی نے محمد طفیل کو جو خط لکھے ہیں ان میں بھی پاکستان کی ادبی تاریخ کی چشم دید گواہیاں موجود ہیں۔

شاہد احمد دہلوی کے خطوط بھی وطن عزیز پاکستان کے ابتدائی مسائل اور مشکلات کی ایک اہم دستاویز ہیں۔ ان کے تمام خطوط کا اور ان کے رسالے ”ساقی“ کا بھی اگر گہری اور تاریخی نظر سے مطالعہ کیا جائے تو ان میں قیام پاکستان سے قبل اور بعد کے حالات کا ذکر تفصیل سے ملتا ہے۔ ہجرت کی بات ہو یا غربت و تنگدستی کی، جائیداد سے محرومی کی بات ہو یا ہندوؤں کی مسلمانوں سے زیادتی، ان سب مناظر کو اپنے خطوط میں تفصیل سے بیان کیا ہے۔ کوئی بھی محقق اور تاریخ دان ان کے مطالعے کے بغیر اس وقت کے ادبا و شعرا کا اور وطن عزیز میں علمی، ادبی، سیاسی، سماجی، تہذیبی، تمدنی، ملی اور ملکی حالات کا درست اور حقیقی مطالعہ کرنے کا اہل نہیں ہو سکتا۔

شاہد احمد دہلوی نے نقوش کے مدیر محمد طفیل کو جو خطوط لکھے تھے، وہ سارے خطوط عام فہم ہیں، اور ان کی زبان بھی بالکل سادہ ہے۔ اکثر خطوط بہت مختصر ہیں۔ بعض خطوط تو صرف ایک یا دو جملوں تک محدود ہیں اور بعض خطوط مفصل ہیں۔ مختصر خطوط میں صرف مقصد اور مطلب لکھا گیا ہے لیکن ان کا موضوع، مفہوم، مقصد اور مطلب بالکل واضح اور صاف ہے۔ ان کے مغایم میں کوئی بھی ابہام نہیں ہے۔ بیشتر خطوط کی ابتدا میں عمومی طریقے سے تاریخ درج ہے۔ جیسے: ۱-۸-۶۵۔ اس کے بعد ایڈیٹر کا مکمل ایڈریس ہے، مثلاً: ان میں بخدمت جناب محمد طفیل صاحب، ایڈیٹر نقوش، ایک روڈ، انارکلی لاہور، واضح لکھا ہوا ہے۔ جو خط و کتابت اور مراسم کی ابتدا کی نشاندہی ہیں۔ بعد کے اکثر خطوط عمومی طریقے سے تاریخ درج کرنے کے بعد صرف برادرِ مکرم سلام مسنون یا برادرِ مکرم سلام مسنون سے شروع ہیں۔ جو برادرانہ مراسم کی پختگی، اعتماد اور یقین، دوستانہ تعلقات اور بے تکلفی کی علامت ہیں۔ جن خطوط کی شروعات برادرانہ سلام و دعا سے ہوتی ہے۔ ان کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان میں سے اکثر خطوط ”نقوش“ کے مدیر کے نام ہیں۔ سب خطوط کے آخر میں امید ہے آپ مع الخیر ہونگے اور خاکسار شاہد احمد کی تکرار اس طرح ہے جیسے موجودہ دور میں کاپی پیسٹ کا رجحان ہے۔ مثال کے طور پر ان کا ایک خط:

”برادر سلام مسنون

بھائی کی شادی کا بلا و املا۔ شکر یہ

میری طرف سے مبارک باد قبول کی جائے۔

خاکسار

شاہد احمد“

شاہد احمد دہلوی کے خطوط عام فہم انداز میں لکھے ہوئے ہیں۔ گویا ان کی باتوں کا ابلاغ مؤثر انداز میں ہوا ہے۔ شاہد احمد دہلوی نے اکثر خطوط لیٹر پیڈ پر لکھے ہیں جن کے لیے لفافہ استعمال کیا گیا ہے جب کہ بعض خطوط پوسٹ کارڈ پر لکھے گئے ہیں۔ شاہد احمد دہلوی نے جو خطوط لیٹر پیڈ پر لکھے ان پر ”ساقی“ کراچی کے ساتھ ساتھ ساقی لفظ کا مونو بھی لگا ہوا ہے۔ اور جو خطوط پوسٹ کارڈ پر لکھے گئے ہیں ان پر صرف مصنف کا پتہ درج ہے۔ نمونے کے طور پر ضمیمے میں دو عکس شامل کیے جا رہے ہیں۔ شاہد احمد دہلوی کے کچھ خطوط بہت زیادہ طویل اور کچھ بہت مختصر ہیں۔ شاہد احمد دہلوی کے خطوط میں اختصار اور سادگی، تاریخی اور معاشرتی اور ذاتی واقعات کا ذکر ملتا ہے۔ الغرض شاہد احمد دہلوی کے یہ خطوط مکتوباتی ادب میں نمایاں مقام کے حامل ہیں۔ ان کے ذریعے ایک عہد کی سماجی اور معاشرتی پہلوؤں پر روشنی پڑتی ہے۔ مذکورہ خطوط کے بعد یہ بات سامنے آتی ہے کہ شاہد کے ہاں فارسی اور اردو تراکیب بدرجہ اتم موجود ہیں۔ شاہد احمد کا اسلوب انتہائی سادہ، پرکشش اور چھوٹے جملوں میں بات کا بہترین انداز میں ابلاغ ہوتا ہے۔ طویل جملے بھی قارئین پر بوجھ نہیں ہوتے اور اس سے بھرپور لطف اٹھاتے ہیں۔ یہ کہا جاسکتا ہے کہ آپ نے الفاظ، تراکیب، استعارات، تشبیہات اور محاورات کا بروقت استعمال کیا ہے۔ جو وحدت تاثر پر منتج ہوتا ہے۔

شاہد احمد کے خطوط میں اپنے ذاتی حالات، معاشی معاملات اور علاج کا ذکر بھی ملتا ہے۔ وہ اپنے خطوط میں دانت کے درد کا ذکر کرتے ہوئے بھی دکھائی دیتے ہیں، اپنے خطوط میں معاشی حالات کی تنگی اور ترجمہ کرنے کو اپنی آمدنی کا ذریعہ بتاتے ہوئے وضاحت بھی کرتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ وہ اپنے خطوط میں اپنے قرضہ جات کا ذکر بھی کرتے ہیں۔ جیسا کہ شاہد احمد ایک ادیب اور محقق بھی تھے ان کے خطوط میں انجمن کے مالی مشکلات کا ذکر بھی ملتا ہے۔ شاہد احمد بلند حوصلہ اور مشکلات سے نہ گھبرانے والے شخص تھے، شاہد احمد محبت کرنے والے انسان تھے لیکن جب وہ کسی سے خفا ہوتے تھے تو اس سے نہیں بخشتے تھے۔ وہ کہا کرتے تھے کہ بخشا آدمی کا کام نہیں خدا کا کام ہے۔ شاہد احمد کے خطوط میں جوش کے ساتھ جو تنازعات ہوئے ان کا ذکر بھی ملتا ہے۔ شاہد احمد دہلوی دوستوں کے دوست تھے جب کوئی دوست بیمار پڑ جاتا تھا تو فوراً اس کی عیادت کے لیے جاتے تھے اگر

نہیں جا پاتے تھے تو خط ضرور لکھا کرتے تھے۔ شاہد احمد جیسے آدمی صدیوں میں پیدا ہوتے ہیں وہ اپنے دوستوں کا اتنا خیال کرتے تھے کہ جب آم کا موسم آتا تھا تو دوستوں کو خط لکھ کر گھر پر بلاتے تھے، کھانا کھلاتے اور خوب خاطر و مدارات کرتے تھے، شاہد احمد کے خطوط میں مختلف رسالوں کا ذکر ملتا ہے جیسے ”ساقی“ اور ”نقوش“ وغیرہ کا۔

کسی بھی شاعر یا ادیب کی شخصیت کے مطالعے اور اس کے فکر و فلسفے اور شعور سے آگاہی کے لیے اس کے خطوط اہم اور بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔ خطوط کی ادبی اور تاریخی اہمیت اپنی جگہ مسلم ہے چونکہ خطوط میں جا بجا تاریخی واقعات کی طرف اشارے بھی ملتے ہیں شاہد احمد دہلوی نے محمد طفیل کو جو خط لکھے ان کا مطالعہ کرتے ہوئے یوں محسوس ہوتا ہے کہ: جیسے بابائے اردو کو ”انجمن ترقی اردو“ کی لگن تھی، اسی طرح شاہد احمد دہلوی کے دل و دماغ پر اردو ادب کے فروغ کی دھن سوار تھی۔ ذہنی بلوغت سے لیکر بستر مرگ تک، ان کا اٹھنا بیٹھنا اور اوڑھنا بچھونا اردو ادب اور اردو ادبی رسائل کی ترقی اور اشاعت تھی۔ ان کے ہر خط کا محور اردو کی ترویج و اشاعت تھا، اور ان میں ہر شخصیت کا ذکر بسلسلہ اردو ادب اور اس کی اشاعت تھا۔ خصوصی طور پر اس کے لیے تنظیمیں قائم کرنا اور ادب و شعر کو اس میں کام کرنے کے لیے فعال کرنا۔ نئے لکھنے والوں کی حوصلہ افزائی کرنا اور ان کی مالی معاونت کرنا۔ حکومتی سطح پر پزیرائی حاصل کرنا اور اردو کی ترقی کے لیے امداد طلب کرنا تھا۔ شاہد احمد نے محمد طفیل کو جو خطوط لکھے ہیں، ان میں سے بیشتر خطوط میں اردو ادب کی اشاعت، اس کی ترقی اور اس میں پیش آنے والے مسائل، آپس میں مضامین و مقالات کی لین دین وغیرہ کا ذکر ہے۔ اور ان کی اشاعت کے لیے، ہر حال میں، رسائل شائع کر کے اردو ادب کی خدمت کرنا؛ چاہے غربت ہو یا تنگدستی، بیماری، یا مفلسی، بہر حال ہر صورت میں اردو ادب کو اعلیٰ مقام تک پہنچانے کے لیے جتجو کرنا اور اس کے لیے زندگی وقف کرنا۔

شاہد احمد دہلوی کے خطوط بھی وطن عزیز پاکستان کے ابتدائی مسائل اور مشکلات کی ایک اہم دستاویز ہیں۔ جو ہماری تاریخ کا آئینہ ہے۔ اس کے خطوط پڑھنے میں بھی خاص لطف آتا ہے۔ ان میں بڑی اپنائیت محسوس ہوتی ہے۔ ان کی باتیں سنائی دیتی ہیں۔ ان کے افکار سے آگاہ ہوتے ہیں۔ ان کے مسائل کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ ان کی بے خبری سے باخبر ہوتے ہیں۔ ان کی آرزوئیں سامنے آتی ہیں۔ ان کے ارادوں سے واقفیت ہوتی ہے۔ ان کا خلوص اثر دکھاتا ہے۔ ان کی محبتیں مسکراتی ہیں۔ ان کی نفرتیں بے نقاب ہوتی ہیں۔ ان کی سچائیاں سامنے آتی ہیں۔ اس کا ہر خط آئینہ ہے۔ وہ اس کی اصلی صورت دکھاتا ہے۔ وہ اصلیت سے آگاہ کرتا ہے۔ وہ سرگوشی میں بہت کچھ کہتا ہے۔ راز کو راز نہیں رہنے دیتا۔ سچ کو جھوٹ نہیں بننے دیتا۔ وہ سچائی سے بے خبر نہیں رکھتا۔ بس ان کے خط تاریخ کا ایک اہم حصہ ہیں۔ شاہد احمد دہلوی کے خطوط کی تاریخی و ادبی حیثیت مسلم ہے اس لئے خطوط کی تدوین کے بعد حواشی و تعلقات بھی اس مقالے کا حصہ ہیں تاکہ خطوط کے تاریخی و ادبی پس منظر کو سمجھنے میں آسانی ہو۔

(۱)

The Saqi Nama monthly, Karachi 5

12-12-52

حضرت مکرم سلام مسنون

آپ کو شاید معلوم ہو چکا ہو گا کہ ریڈیو میں تخفیف ہوئی اور مجھے بھی وہاں سے جواب مل گیا۔ اس بات کو بھی دو مہینے ہو گئے۔ اب کچھ پروگرام ہو جاتے ہیں اور پس انکا بھی کچھ یقین نہیں، کہیں سے کچھ معاوضے کا کام مل جاتا ہے تو کر دیتا ہوں، بالخصوص ترجمہ کیا مجھے اسکی کچھ مشق ہے۔ ”امروز“ کے ادارہ کی مستقل فرمائش ہے کہ جو کچھ لکھوں سات روپے کالم پر ہمیں دیدو، مگر پریشانی میں میرے لیے لکھنا کیا آسان ہے؟ دو سرا یہ کہ روپیہ کے لیے لکھنا مجھے اچھا بھی نہیں معلوم ہوتا۔ شوق سے لکھنے کی بات ہی کچھ اور ہوتی ہے۔ طلبی مضمون میں اب آپ کا مراسلہ پہونچا ہے۔ کوئی اچھی چیز ترجمہ کر کے آپ کو بھیجوں گا ورنہ کوئی شکایت بھی نہ ہوگی۔ حساب دوستاں در دل۔ ۳

امید ہے آپ مع الخیر ہوں گے

خاکسار

شاہد احمد

(۲)

The Saqi Nama monthly, Karachi 5

19-12-52

جناب مکرم سلام مسنون

خط ملا۔ شکریہ۔

P.E.N۔ جو تمام دنیا کی زبانوں کی انجمن ہے اسکے منتخب مضامین کا ایک مجموعہ چھپا ہے۔ اس میں سے ایک ڈرامہ مجھے بہت پسند آیا جسکا ترجمہ کر رہا ہوں۔ دو ایک دن میں مکمل کر کے بھیجوں گا۔ امید ہے آپ مع الخیر ہوں گے

خاکسار

شاہد احمد

(۳)

The Saqi Nama monthly, Karachi 5

4-2-53

برادر م سلام مسنون

آپ کا خط ملا۔ شکریہ۔

ساقی میں دو تین اشتہار تو کئی سال سے چھپ رہے ہیں اور اب دو مہینے سے ان میں دو اشتہاری کمپنیوں کے اشتہار چھپنے شروع ہوئے ہیں۔ ان اشتہارات کے لیے پانچ سال سے مسلسل کوشش ہو رہی تھیں۔ اب کامیابی ہوئی ہے۔ کمپنیوں کے نام یہ ہیں:

(1) Lintes Co, the Lead Road, Karachi.

(2) National Advertiser, the Lead Road, Karachi.

(3) Inalary co, Bunder Road, Karachi.

آپ انہیں نقوش میں ماہ بہ ماہ بھیجتے رہے۔ میرے ہاں جو صاحب کام کرتے ہیں وہ بھی برابر تقاضہ کرتے رہینگے ادھر آپ بھی کسی صاحب کو متعین کیجئے کہ ان کمپنی دانوں سے ملنے رہیں اور انکی یاد دہانی کرتے رہیں۔ اس طرح آپ کو اشتہار ملنے میں اتنی دیر نہیں لگے گی جتنی مجھے لگی ہے۔ کاغذ کی موجودہ مہنگائی کے پیش نظر اشتہارات کے بغیر پرچہ چلانا مشکل ہے۔ آپ کے لیے اشتہارات کی کوشش کرنے میں مجھے نقصان بالکل نہیں پہنچے گا۔ بلکہ میں تو چاہتا ہوں کہ تمام اچھے ادبی رسائل کو اشتہارات ملنے چاہئیں کیونکہ ادبی رسائل کی حالت بد سے بدتر ہوتی جا رہی ہے۔ اسی مقصد کو پیش نظر رکھتے ہوئے کل پاکستان انجمن ادبی رسائل کی بنیاد بھی رکھ دی ہے۔ اس کالٹرچر آپ کو چند روز میں پہنچ جائیگا۔ اجتماعی طور پر ہم بہت کچھ کر سکیں گے۔ انفرادی کوشش زیادہ بار آور نہیں ہوتیں

(بہر حال ”نقوش“ کے لیے میں جو کچھ کر سکتا ہوں کروں گا۔ اور ویسے بھی ”نقوش“ ماشاء اللہ خود اپنی

سفارش ہے۔)

امید ہے کہ آپ مع الخیر ہوں گے۔

خاکسار

شاہد احمد

(۴)

The Saqi Nama monthly, Karachi 5

9-6-1953

برادر مکرم سلام مسنون

انجمن ادبی رسائل پاکستان نے کاغذ کے سلسلے میں چھ مفید خدمات انجام دی ہیں انکے پیش نظر آپ بھی اس انجمن کی اہمیت کے معترف ہیں۔ کاغذ کے علاوہ اور بیسیوں مسائل حل طلب ہیں جو اجتماعی کوشش سے حل ہو سکتے ہیں۔ مثلاً ادبی رسائل کے لیے اشتہارات کی فراہمی، تعلیمی محکموں میں ادبی رسائل کی خریداری، ہندوستان رسالے بھیجنے پر پابندیاں وغیرہ۔ انجمن کو ان سب مسائل سے بھی دست و گریباں ہونا ہے۔ مگر یہ سب اسی وقت ممکن ہے جب کہ انجمن کل پاکستان بنیاد پر باقاعدہ طور پر استوار ہو جائے۔ اس وقت تک مولانا رازق الخیریؒ ہی وقت اور مال کی قربانی کر رہے ہیں ان جیسا معروف انسان اتنا وقت نکال لیتا ہے میں اسے ایک اعجاز سمجھتا ہوں۔ دوسرے یہ کہ سب ادبی رسائل کے کارکنوں کی طرح مولانا بھی مالی دشواریوں میں مبتلا ہیں۔ ان پر انجمن کے سلسلے میں ایک دو نہیں سینکڑوں کاروپے کا بار پڑ جانا (میرے نزدیک) ایک ظلم صریح ہے۔ یہ ان کا خلوص اور جذبہ ہی ہے کہ وہ ان سب باتوں کو خندہ پیشانی سے گوارہ کر رہے ہیں۔ اور محض اس امید پر کہ ادبی رسائل کی حالت سدھر جائے اور وہ اس نازک دور میں زندہ رہ جائیں۔ اسلئے ضروری ہے کہ انجمن باقاعدہ ہو جائے۔ اس کا پہلا اجلاس لاہور میں ہو جائے، الیکشن ہو جائے، انجمن رجسٹرڈ ہو جائے فرائض تقسیم ہو جائیں اور پوری طرح جدوجہد شروع ہو جائے۔

خاکسار

شاہد احمد

(۵)

The Saqi Nama monthly, Karachi 5

10-11-53

برادر مکرم سلام مسنون

کئی دن ہوئے کہ آپ کا خط آیا تھا کہ ”مردے“ پہنچ گیا ہے۔ اگر دقت نہ ہو تو اس کا معاوضہ بھیج دیجئے۔ ممنون

ہونگا۔

شکیلہ اختر صاحبہؒ کو اپنے افسانہ ”آخری سہارا“ سے کی ضرورت ہے جو ”نقوش“ کے آزادی نمبر میں چھپا تھا راہ کرم

انہیں براہ راست بھیج دیجئے یا مجھے بھیج دیجئے۔ مجھ سے بھی انہوں نے ساقیؑ میں شائع شدہ بعض مضامین منگائے ہیں۔ ان کا پتہ یہ ہے کوڈ نمبر ۵ چھپو باغ۔ پٹنہ۔

امید ہے کہ آپ مع الخیر ہوں گے۔

خاکسار

شاہد احمد

(۶)

The Saqi Nama monthly, Karachi 5

9-8-54

برادر م سلام مسنون

آپ کا ۶ اگست کا عنایت نامہ ملا۔ شکریہ۔

واحدی صاحب کا پتہ یہ ہے:

اڈیٹر ”نظام المشائخ“ اے جیکب لائنز، کراچی۔ خواجہ فضل احمد شیداؒ کے پتہ مجھے معلوم نہیں ہے۔ اشرف صبوحیؒ یا حبیب الشعر صاحب سے آپ کو معلوم ہو جائے گا۔ لاہور ہی میں رہتے ہیں۔ انکے نام آپ کا خط بھی اشرف صبوحی صاحب کی معرفت میں نے بھیج دیا ہے۔ واحدیؒ صاحب کے نام کا خط بھی پتہ بدل کر بھیج دیا ہے واحدی صاحب کو اپنی طرف سے بھی کہلوادوں گا۔

میرا مضمون بھی انشاء اللہ آپ کو مناسب وقت سے پہنچ جائے گا۔ کوشش کروں گا کہ اس کی ترسیل میں دیر نہ ہو۔ امید ہے مع الخیر ہوں گے۔

خاکسار

شاہد احمد

(۷)

The Saqi Nama monthly, Karachi 5

29-8-54

برادر م سلام مسنون

انجمن کے گزشتہ سالانہ اجتماع میں ڈھاکہ میں عبداللہؒ نے جو خطبہ صدارت پڑھا تھا اسے آپ نے چھاپ دیا تھا۔ وہ

خطبہ اور دوسرے مطبوعات اور خطبے اگر آپ مجھے بھیج دیں تو مجھے جائزہ تیار کرنے میں ان سے مدد مل جائے گی۔ عشرت صاحب نے بھی سوالنامے کا جواب اب تک نہیں دیا۔

صدر کے سیکریٹریٹ ۲ سے میرے پاس خط آیا ہے کہ جناب صدر نے میرے لیے ایک سال تک کے لیے 250/= روپے کا وظیفہ منظور فرمایا ہے۔ ۴ جولائی ۶۴ء سے جون ۶۵ء تک، میں اسے غنیمت سمجھتا ہوں کہ کچھ نہ ہونے سے کچھ بہر حال بہتر ہے۔

خاکسار

امید ہے آپ مع الخیر ہوں گے

شاہد احمد

(۸)

The Saqi Nama monthly, Karachi 5

8-10-54

برادر م سلام مسنون

۵ / اکتوبر کا خط ملا۔ شکریہ۔

مجھے اس کی خوشی ہے کہ آپ کو مضمون پسند آگیا۔ ساری سیر بھی مضمون نگاری ہے۔ ڈر ہی لگتا ہے۔
مرزا محمد سعید صاحب کو آپ کی فرمائش پر آج خط لکھنا پڑا۔ وہ لکھنے سے یوں اور بھی بچتے ہیں کہ ان کے ہاتھ میں عرصے سے درد ہے اور لکھنے میں انہیں بڑی محنت ہوتی ہے۔ مجھے تو انہوں نے اس کا فلسفہ سمجھا دیا تھا کہ ”آدمی ۲۰ یا تو پیسے کے لیے لکھتا ہے یا شہرت کے لیے مجھے ان سے کسی کی حاجت نہیں اس کے بعد ان کے کہنے کی کیا گنجائش رہ جاتی ہے۔۔۔؟“
مروت، خوش اخلاق سب بیکار چیزیں۔ اور واقعی آپ of fact---matter سے نظر سے دیکھیں تو ان کا کہنا صحیح بھی ہے۔

مجھ سے اور کسی پر نہ لکھوایئے۔ اگر کچھ سمجھ میں آیا اور طبیعت بھی موزوں ہوئی تو شاید کچھ لکھ کر بھیج دوں گا مگر اسے وعدہ نہ سمجھئیے گا۔ آپ کے حکم کی تعمیل تو کر ہی چکا ہوں۔ آپ کا یہ نمبر اگر ابھی ممکن نہیں ہو سکا تو کوئی معمولی پرچہ اسی مہینے میں شائع کر دیجئیے گا۔ دراصل آپ نے اتنے عمدہ خاص نمبر چھاپے ہیں کہ پڑھنے والوں کا ”مزاج“ بگاڑ دیا ہے۔

امید ہے آپ مع الخیر ہوں گے خاکسار

شاہد احمد

(۹)

The Saqi Nama monthly, Karachi 5

15-8-58

برادر م سلام مسنون

۳۱ اگست کا عنایت نامہ ملا۔ شکریہ۔

چغتائی صاحب نے ساقی ۱ کے میر نمبر کے لیے ٹائٹل بنوایا تھا۔ کیوں کہ انہوں نے ایک گذشتہ خط کی اشاعت پر شکوہ کیا تھا کہ مجھ سے اس کا ٹائٹل نہیں بنوایا۔ اب انہوں نے میر نمبر کے لیے جو ڈیزائن بھیجا ہے وہ قطعی ناقابل اشاعت ہے۔ بڑی مشکل ہو گئی ہے اس کا کیا کیا جائے۔ آپ کے اچھے خیالات، کے لیے شکر گزار ہوں۔ کتابیں ہیں نہ مطالعہ بیگاری جنوں کو ہے سر پیٹنے کا شغل جب ہاتھ ٹوٹ جائیں تو پھر کیا کرے کوئی ۲

خاکسار

شاہد احمد دہلوی

(۱۰)

The Saqi Nama monthly, Karachi 5

9-11-58

برادر م سلام مسنون

خط ملا شکریہ۔

ریویوس ۱، سر ویٹمز، اور لن یونانگ کی تین کتابوں میں سے نشان زدہ ایک ایک مضمون کا ترجمہ انشاء اللہ کل بذریعہ رجسٹرڈ پیکٹ آپکو بھیج دوں گا۔ جو بھی کتاب Bedailo Esquires کے دونوں نشان زدہ مضامین نہ تو اچھے طنز کے نمونے ہیں اور نہ مزاح کے۔ اس لیے میں نے ان میں سے کسی کا ترجمہ نہیں کیا۔ بہتر ہو گا کہ آپ اپنی منتخب فہرست میں سے خارج کر دیں۔ Swift ۲ کی کتاب ۳ کل مل جائے گی آج اتوار ہے۔ مزاح و طنز لکھنے والوں کے چند نام جو اس وقت یاد آگئے حاشیہ میں لکھ رہا ہوں۔ ان میں سے مشورہ کر کے چند کا انتخاب کیجئے۔ مقصد یہ ہے کہ بیشتر مشہور مصنفوں کی نمائندگی ہو جائے گی۔

کتابوں کی قیمتوں کے بارے میں جو قانون نافذ کیا گیا ہے اس کے سلسلے میں تک و دو ہو رہی ہے۔ سب سے بڑی دلیل یہ پیش کی گئی ہے کہ انسانوں کی کتابوں کا ذکر ہی کیا اللہ کی کتاب بھی شائع نہ ہو سکے گی۔ امید ہے اس فیصلے پر نظر ثانی ہو جائے گی۔ رسالوں کا ذکر ابھی چھیڑنا مناسب نہیں سمجھتا کتابوں کا کوئی ڈھنگ کا فیصلہ ہو جائے تو رسالوں کا از خود ہو جائے گا۔

- | | | |
|------------|------------------|---------------|
| (۱) ریلے | (۱) ڈکنز | (۱) مارک ٹوین |
| (۲) والٹیر | (۲) تھیکرے | (۲) لسکا |
| (۳) بالزک | (۳) وڈیاؤس | (۳) اوہنری |
| (۴) مولہاں | (۴) جروم کے جروم | (۴) برٹ ہاؤٹ |

خاکسار

شہاد احمد

(۱۱)

The Saqi Nama monthly, Karachi 5

17-12-58

برادر م سلام مسنون

آج سات دن بعد بخار نے چھوڑا ہے تو ڈاک دیکھ رہا ہوں۔ آپ کی بھیجی ہوئی دو کتابیں اور خط ملا مجھے افسوس ہے کہ تاخیر سے جواب دے رہا ہوں۔

ترجمہ کرنے کی اب نہ مجھے فرصت ہے اور نہ ہمت۔

اور معاوضہ کا کام بھی آیا تھا جو کہ میں نے واپس کر دیا۔

(۱) ۲۷ / دسمبر کو مجھے راج شاہی یونیورسٹی لے جانا ہے وہاں مجھے ایک پیپر پڑھنا ہے:

Tradition and change, in indus Pakistani Islamic

مجھے یہ مضمون انگریزی میں لکھ کر دینا ہے۔ ۳۰ دسمبر کو وہاں پڑھنا ہوگا۔ اور وہاں چھپا ہوا تقسیم ہوگا۔ اسلئے جلد از جلد لکھ کر دینا ہے۔

(۲) جنوری میں ادیبوں کا کنونشن کراچی میں ہونے والا ہے۔ جس کی اطلاع اخباروں سے آپ کو مل گئی ہوگی۔ جس کا صدر مجھے بنایا گیا ہے۔ اس کا بہت کام کرنا ہے۔

(۳) ساقی کا سالنامہ تیار کرنا ہے دو سو صفحے کی کتابت ہو چکی ہے ان سب کاموں میں پورا مہینہ نکل جائے گا۔
امید ہے آپ مع الخیر ہوں گے۔

خاکسار
شاہد احمد دہلوی

(۱۲)

The Saqi Nama monthly, Karachi 5

21-11-59

برادر م سلام مسنون

نہایت نادم ہوں کہ اتنا وقت نہیں ملا کہ آپ کے حکم کی تعمیل کرتا۔ اسی خفت میں اب کے لاہور کے قیام مختصر میں آپ سے ملنے کی ہمت بھی نہیں ہوئی۔ بہر حال اگر دو ہفتے کا وقت آپ مجھے دیں تو کچھ کہنے کی کوشش کرونگا۔ ورنہ درگزر سے کام لیجئے۔

ساقی کا ایک خاص نمبر شائع کر رہا ہوں۔ جس میں صرف اردو کی افسانہ نگار خواتین کے پسندیدہ افسانے شامل ہوں گے۔ اس سلسلے میں آپ کی امداد خاص کی ضرورت ہے۔
نفوش میں تسنیم سلیم چھتاری صاحب کا ایک افسانہ ”چارہ گر“ ۲ چھپا تھا۔ ازراہ کرم اس کی ایک نقل اس خاص نمبر کے لیے بھیج کر مسنون فرمائیے۔ اسکے بعد غالباً اور بھی زحمت دینی پڑے گی۔
امید ہے آپ مع الخیر ہوں گے۔

خاکسار
شاہد احمد

(۱۳)

The Saqi Nama monthly, Karachi 5

15-3-60

برادر م سلام مسنون

کل ایک ہنگامی اجلاس میں انجمن کی مجلس عاملہ کے سامنے آپ کا خط پیش کیا گیا جس میں آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ

لاہور کے ممبران سالانہ جلسہ چھ سو روپے میں کرنے پر رضامند نہیں ہیں۔ لہذا یہ طے پایا کہ ایک ہزار روپیہ انجمن سالانہ جلسے کے اخراجات کے لیے آپ کو پیش کر دیں۔ اب لاہور میں جلسے کا ہونا ضروری ہے۔ مصلحت وقت یہی ہے۔ کراچی میں جلسہ کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ حکیم یوسف حسن صاحب واقعی بوڑھے ہو گئے ہیں۔ چوہدری افتخار صاحب شاید جلسے کی ذمہ داری لینے سے گھبرا رہے ہیں مگر امید ہے کہ وہ ہر قسم کی امداد فرمائیں گے۔ یہاں ہم سب کی رائے یہ ہے کہ لاہور میں سالانہ اجلاس صرف آپ ہی کر سکتے ہیں۔ اس لیے آپ سے استدعا کی جائے گی کہ اسکی ذمہ داری آپ قبول فرمائیں۔ ہر چند کہ آپ بیحد مصروف رہتے ہیں اور بقول خود بوڑھے بھی ہو گئے ہیں۔ پھر بھی یہ خدمت ہم آپ ہی سے لینا چاہتے ہیں۔ پہلا جلسہ بھی آپ ہی کی کاوش سے ہوا تھا۔ یہ جلسہ بھی ادبی رسائل کو زندہ رکھنے کی خاطر آپ ہی ہمت کر کے ڈالئے۔ ہمیں اس کا اعتماد ہے کہ آجکل کے جوان ایڈیٹروں سے تو ہم بڑھے ایڈیٹر ہی اچھے ہیں۔ آٹھ دس ایڈیٹر یہاں سے آئیں گے۔ باقی مقامی ہونگے۔ زیادہ بڑا ہنگامہ نہیں ہوگا۔ یہ زمانہ ۲ پروپیگنڈا اور نمود کا ہے۔ آپ کی توجہ سے انجمن کچھ دن اور جی جائے گی۔ ۳ لہذا آپ انکار نہ کیجئے۔ آپ کا جواب آتے ہی چیک ارسال کر دیا جائیگا جس سے آپ مناسب سمجھیں جلسے کا افتتاح کرائیئے۔ اور جسے آپ چاہیں استقبالیہ کا صدر بنائیں۔ پرسوں میں نے ایک خط نیرنگ خیال ۴ کے ایڈیٹر محسن صاحب ۲۴ کو بھی ان کے خط کے جواب میں لکھا ہے کہ وہ آپ سے مل کر جلسے کی تفصیلات معلوم کریں۔

آپ کے جواب کا بہت انتظار رہے گا۔ اس لیے جواب میں تاخیر نہ فرمائیں۔

گلڈ کا جلسہ ۲۷ / ۲۸ / اپریل کو لاہور میں ہونے والا ہے۔ اس سے دو ایک دن پہلے یا دو ایک دن بعد اگر انجمن کا جلسہ بھی ہو جائے تو مناسب ہوگا۔

امید ہے آپ مع الخیر ہونگے۔ خاکسار

شہد احمد

(۱۴)

The Saqi Nama monthly, Karachi 5

15-4-60

مکرمی حکیم صاحب۔ سلام مسنون

پرسوں مجلس عاملہ کی میٹنگ تھی۔ برنی صاحب نے بتایا کہ اخراجات کے لیے انجمن ایک ہزار روپے دے چکی ہے، اور سیکریٹری صاحب مفصل پروگرام کے لیے کہہ رہے ہیں۔ نہ تو طفیل صاحب کا کوئی جواب آیا اور نہ آئیگا۔ جلسے کی تاریخ

۲۷/اپریل مقرر ہے۔ اور صدارت گورنر اختر حسین صاحب کریں گے۔ انکے سیکریٹری سے مزید گفتگو ہوئی یا نہیں صدر استقبالیہ کون ہے؟ جلسہ کہاں ہوگا؟ اس جلسے میں شریک بیش نہ بیش ادیبوں، شاعروں، اخبار نویسوں وغیرہ کو دعوت نامے جانے چاہئیں تاکہ حال خالی نہ رہے۔

طفیل صاحب نے پانچ سال پہلے یعنی پہلا سالانہ اجلاس سلیقہ اور اہتمام سے کیا تھا۔ مگر اب ان کی مصروفیات بڑھ گئیں ہیں۔ اس لیے آپ وقت نکال کر انکی مدد کریں۔

جلسے پر انجمن اور انجمن کے اراکین کے بہبود کا بہت کچھ دار و مدار ہے نئے ممبر بنانے چاہئیں پھر ان کو بھجوانے کے لیے عطیات حاصل کرنے چاہئیں۔ اخبار والوں کا ساتھ ہونا چاہیے۔ دس بارہ ممبر کراچی سے آئیں گے۔ ۶۲/۷۲ اور ۸۲ یعنی تین دن کے لیے ان کا قیام و بعام انجمن کے ذمے ہوگا۔ کسی اوسط درجے کے ہوٹل میں انکے لیے انتظام ہونا چاہیے۔ دیکھئے تو کتنے سارے کام کرنے ہیں! آپکو زحمت اس لیے دی جا رہی ہے کہ آپ ہی ادبی رسائل کے اڈیٹروں میں سب سے بزرگ ہیں۔ میں انشاء اللہ ۳۲/اپریل کو لاہور پہنچ جاؤنگا۔ افکار کے اڈیٹر صہبا لکھنوی بھی غالباً میرے ساتھ ہی لاہور پہنچ جائیں گے ہم سے بھی آپ جو خدمت لیں گے کریں گے۔

جواب جلدی عنایت کریں

مضمون میں نے چار دن ہوئے بھیج دیا تھا۔ امید ہے کہ مل گیا ہوگا۔ خاکسار

شاہد احمد

(۱۵)

The Saqi Nama monthly, Karachi 5

21-5-60

برادرِ مکرم سلام مسنون

یہاں آپس میں شہاب صاحب اور عالی صاحب سے مشورہ کیا تھا۔ سبکی رائے یہ ہے کہ اختر حسین صاحب ہی سے انجمن کے سالانہ اجلاس کا افتتاح لاہور میں کرانا چاہئے نواب کالا باغ ۳ زیادہ مفید ثابت نہیں ہونگے۔

اختر صاحب آمادہ بھی تھے، بلکہ جواب بھی لکھوا چکے تھے۔ لہذا جب وہ کینٹ میں چلے جائیں تو اس وقت کوئی تاریخ بتا دیں۔ آپکی رائے تھی کہ اس سلسلے میں خط و کتابت یہاں سے کی جائے۔ اگر افتتاح کسی اور سے کرانا ہوتا تو یہاں سے خط و کتابت کر لی جاتی۔ اس صورت میں بھی آپ ہی کو بالمشافہ گفتگو کرنا پڑتی ہے۔ مگر موجودہ صورت میں یہاں سے لکھ پڑھ کر نامفید ثابت نہیں ہوگا۔ جن حضرات سے پہلے مل کر اختر حسین صاحب کی رضامندی حاصل کی تھی انہیں کے ذریعہ آپکو دوبارہ

رضامندی حاصل کرنے میں زیادہ زحمت نہیں ہوگی۔ اگر جولائی کے پہلے یا دوسرے ہفتے میں کوئی تاریخ مل جائے تو مناسب ہو گی۔ جون تو بالکل سر پر آپہنچا۔ یہ کام کر ہی ڈالئے۔ حکیم یوسف حسن صاحب سے مزید مشورہ کر لیجئے۔ امید ہے آپ مع الخیر ہوں گے خاکسار

شاہد احمد

(۱۶)

The Saqi Nama monthly, Karachi 5

19-9-60

کراچی 5 ساقی 5

محترم سلام مسنون

آپ کا 4 جولائی کا خط کس تاخیر سے مجھے ملا

جسے غصہ نہیں آتا ہے وہ بے غیرت ہوتا ہے اور یہ افسوسناک واقعہ ہے کہ حالات نے مجھے بے عزت بنا دیا ہے۔ ایک زمانہ تھا کہ میں کسی کی آدھی بات بھی سن نہیں سکتا تھا یا اب یہ کیفیت ہے کہ گالیاں کھا کر بھی بے مزہ نہیں ہوتا۔

یہ اپنی وضع اور یہ دشنام سے فروش

سن کہ جو پی گئے یہ مزہ مفلسی کا تھا ۲

مفلسی روپے کی نہیں ہوتی ذہن کی بھی ہوتی ہے احساس کی بھی اور اقدار کی بھی اور جو مقروض ان سب کا شکار ہو وہ بردباری سے کام نہ لے تو کیا کرے پھر آپ ایک ادیب خاتون ہیں۔ ویسے بھی آپ میرے لیے محترم ہیں آپ سے الجھنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ میرا دل آپ کی طرف سے صاف ہے۔ خاکسار

شاہد احمد

(۱۷)

The Saqi Nama monthly, Karachi 5

12-8-60

برادر سلام مسنون

گرامی نامہ ملا۔ شکریہ۔

عزیز! صاحب اپنی فطرت سے مجبور ہیں۔ ان کی طبیعت کی اقتضا ۲ یہی ہے کہ وہ ڈنک مارتے رہیں۔ فی الوقت

مضامین کا سلسلہ میں ملتوی کر رہا ہوں لیکن اگر انہوں نے آئندہ پھر کوئی بیہودگی کی تو انہیں شاید اس سے بھی زیادہ تکلیف اٹھانی پڑے گی۔

امریکی لکھنے والوں کے دو مجموعے میں صد شاہین صاحب سے لایا تھا۔ انہیں پڑھ کر افسانہ پسند کر لیا ہے مگر اسکے ترجمے میں خاص دقت ہوگی۔ امید ہے کہ ایک ہفتہ میں اس کا ترجمہ کر لوں گا۔ وقت کم ملتا ہے۔

افسانہ نمبر کی اشاعت میں تاخیر ہو رہی ہے میں کچھ بیمار بھی رہا۔ کچھ موسم کے اثر سے طبیعت کام کرنے سے متنفر رہی۔

تاہم یکم اگست تک امید ہے کہ پرچہ آجائے گا۔

”روح کا عذاب“ جب نفوش کو بھیج دیا تھا تو ساقی کو نہیں بھیجنا چاہئے تھا۔ نہ جانے کیا بات ہوئی

خاکسار

شاہد احمد

(۱۸)

The Saqi Nama monthly, Karachi 5

12-7-61

برادر مکرم سلام مسنون

بہن سے عصمت چغتائی کی ماموں زاد بہن جمیلہ بیگم آجکل یہاں آئی ہوئی ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ عصمت کو فلموں میں بہت نقصان اٹھانا پڑا۔ جس کی وجہ سے آج کل ان کی مالی حالت خراب ہو گئی ہے۔ انہوں نے جمیلہ بیگم سے کہا ہے کہ طفیل صاحب سے میرے حساب میں جتنا بھی زیادہ سے زیادہ روپیہ وہ دے سکیں لیکر مجھے کسی ذریعہ سے بھیج دو۔ اگر اس سلسلے میں کوئی دقت ہو تو شاہد بھائی سے کہو۔ طفیل صاحب انہیں روپیہ بھیج دیں گے۔ لہذا اگر آپ کو کوئی اعتراض نہ ہو تو عصمت چغتائی کے لیے روپیہ بذریعہ بینک ڈرافٹ میرے نام یا ڈاکٹر رفعت حسین (جمیلہ بیگم کے بھائی) یا جمیلہ بیگم کے نام بھیج دیں گے۔ عصمت چغتائی کو آپ کی بھیجی ہوئی رقم پہنچ جائے گی۔

انجمن کے جلسے کے لیے اب کوشش کیجئے۔ اکتوبر میں جلسہ ہو جائے تو مناسب رہے گا۔ اختر حسین صاحب اس وقت سرپرستی کے لیے رضامند تھے۔ اب تو وہ وزیر تعلیم ہیں اور ادبی رسالوں کے لیے بہت کچھ کر سکتے ہیں۔

امید ہے کہ آپ کی طبیعت ٹھیک رہتی ہوگی۔ دو مہینے ہوئے ایک خط مزاج پر سی کا لکھا تھا۔ جواب نہیں آیا۔

خاکسار

شاہد احمد

(۱۹)

The Saqi Nama monthly, Karachi 5

19-12-61

برادر مکرم سلام مسنون

۶ / جون کا عنایت نامہ ملا۔ شکریہ۔

میں نے کتاب کے چھپتے ہی ایک فہرست بنا کر پبلشر صاحب کو دیدی تھی کہ انہیں کتاب بھیج دی جائے۔ آج معلوم ہوا کہ آپ کی خدمت میں اب تک کتاب ارسال نہیں ہوئی۔ سخت شرمندگی ہے۔ آج خود کتاب لا کر بھیج رہا ہوں۔ لاہور سے چند اور شکایتیں بھی موصول ہو چکی ہیں کہ کتاب نہیں ملتی پبلشر صاحب کو ایسے خط بھیج دیتا ہوں۔ یہ کتاب آپ کی نذر ہے۔ جب چاہے تو اس پر ریویو لکھ کر نقوش میں شائع کر دیں، ورنہ میرے لیے یہی کافی ہے کہ یہ آپ کے مطالعے میں آجائے۔

جوش نمبر جولائی میں شائع ہو گا۔ خاص نمبر بالکل ایک رنہ ہو گا اسمیں مطبوعہ اور غیر مطبوعہ سبھی مضامین، نظم و نثر شائع ہونگے۔ انگلیاں اٹھنے ۲ کا مجھے خیال ہوتا تو سرے سے ساقی ہی کیوں نکالتا؟ ۳ جب اوکھلی میں سردیا تو دھمکوں کا کیا ڈر؟ آپ سے تو صرف یہ درخواست ہے کہ میرے خاکے اور جوش صاحب کے جواب پر محاکمہ لکھ دیں۔

جنگ کا ترانہ میں نے اپنے مضمون کے لیے حاصل کرنا چاہا تھا۔ نہیں ملا چونکہ میں نے اتفاقاً اسے پڑھ لیا تھا اسلئے یاد رہ

گیا تھا۔

امید ہے کہ آپ مع الخیر ہوں گے۔ خاکسار

شاہد احمد

(۲۰)

The Saqi Nama monthly, Karachi 5

1-6-62

برادر مکرم سلام مسنون

نیا سال مبارک ہو۔

آپ کا یاد دہانی کا خط ملا۔ شکریہ۔

نیو ایئر اور برنیز کے سفر نامے بہت تلاش کرانے کے بعد ملے۔ انہیں پڑھا گیا تو لاہور کے متعلق ان میں کچھ بھی

نہیں ملا۔ سوچا تھا کہ برنیز میں ضرور کام کی باتیں مل جائیں گی، مگر چند سطروں کے علاوہ اسمیں لاہور کے بارے میں کچھ بھی نہیں ہے۔
شرمندہ ہوں کہ لاہور کے بارے میں اب تک کوئی اور موضوع سمجھ میں نہیں آیا۔ اگر کچھ لکھ سکا تو ایک ہفتہ میں آپکو پہنچ جائے گا، ورنہ آپ میری غیر حاضری معاف فرما دیجئے گا۔

ہاشم رضا صاحب نے ہماری انجمن کے سالانہ جلسہ کا افتتاح منظور کر لیا ہے۔ اسکی اطلاع برنی صاحب نے آپکو دی تھی۔ کل ان سے معلوم ہوا کہ آپ نے اپنی مصروفیات کی بنا پر جلسے کے انتظامات کرنے سے معذوری ظاہر کی ہے۔ حکیم یوسف حسن صاحب اگر لاہور میں ہوتے تو وہ ضرور آپکا ہاتھ بٹاتے وہ بھی نہیں ہیں۔ بر بنائے مصلحت اس سالانہ جلسہ کا لاہور میں ہونا ضروری ہے اور لاہور میں آپ ہی کی کوششوں سے یہ جلسہ ہو سکتا ہے۔ یقیناً آپ مصروف آدمی ہیں اور لاہور نمبر ۵ کی وجہ سے آپکی مصروفیات میں اضافہ بھی ہو گیا ہے۔ مگر بھائی یہ کام تو آپ ہی کو کرنا ہو گا، اور آپ ہی کر سکتے ہیں۔ لہذا خوش دلی کے ساتھ اس مصروفیت کو بھی گوارا کیجئے اور اپنی غیر معمولی ہمت کا اس باب میں بھی ثبوت دیجئے۔ انجمن کے تمام اراکین آپکو اس ہمت مردانہ بلکہ جرات انداز پر آپکے شکر گزار ہونگے جو اپنی آمدگی کا مزدہ سنا بیگا۔

خاکسار

ایں کاراز آید و مرداں جنیں شنید۶

شاہد احمد

(۲۱)

The Saqi Nama monthly, Karachi 5

12-2-62

برادر مکرم سلام مسنون

مجھے کراچی واپس پہونچے ایک ہفتہ ہو گیا، مگر دانت کے درد اور بیہجوم کار کے باعث آپکو خط اب تک نہ لکھ سکا۔ خدا کے فضل اور آپ کی عنایت سے انجمن کا جلسہ نہایت کامیابی کے ساتھ ہو گیا۔ ہم سب آپکے بے حد ممنون ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپکو اس کی جزائے خیر دے۔

ہم نے بیورو کو یہاں پندرہ سو روپے کے لیے درخواست دے رکھی تھی۔ ان سے بات کی تو وہ جلسے کے اخراجات کا حساب مانگتے ہیں، اور ہاشم رضا صاحب نے بھی غالباً لاہور میں یہی کہا تھا کہ آپ اپنا حساب لکھ کر بھیج دیں تو کچھ کیا جائیگا۔ لہذا فی الحال اگر تفصیلات ممکن ہوں تو موٹا موٹا خرچ لکھ کر بھیج دیں تاکہ ہم نے جو خرچ کیا ہے اسمیں شامل کر کے یہاں پیش کر دیں اور ان سے کچھ اور روپیہ حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

مولانا سے معلوم ہوا کہ جو صاحب کوئٹہ سے عشرت صاحب کے بلاوے پر آئے تھے پانسو روپے طلب کر رہے تھے۔ دوسوا نہوں نے واپس کر دیئے۔ یہ جذبہ نہایت افسوسناک ہے۔ میں اس جلسے کا رپوتاژ لکھوں گا۔ تو ان کی اس بد اخلاقی کا تذکرہ بھی کرونگا تاکہ ہاشم رضا صاحب کو معلوم ہو کہ ان کی بیورو کے انفارمیشن افسر، جنہیں بیورو کی طرف سے آنا چاہئے تھا، ہم سے پانسو روپیہ لے گئے۔ آپ جو حساب بھیجیں اس میں ان کا نام اور عہدہ ضرور درج کر دیں۔ ان کا ذکر خیر ہم یہاں بیورو والوں سے اور ہاشم رضا صاحب سے بروقت ملاقات بھی کریں گے۔

خاکسار

شاہد احمد

(۲۲)

The Saqi Nama monthly, Karachi 5

25-2-62

برادر م سلام مسنون

دو ہفتے ہوئے ہیں کہ میں نے آپ کو خط لکھا تھا۔ جواب کا اب تک انتظار رہا۔ مولانا خیری کہتے ہیں کہ میں نے طفیل صاحب کو خط لکھا تھا مگر جواب نہیں ملا۔ نقوش کے لاہور نمبر کی روانگی میں مصروف رہے ہونگے۔ امید ہے کہ کسی قدر فرصت پائی ہوگی۔ اس لیے یاد دہانی کا خط لکھ رہا ہوں۔ انجمن کے سالانہ خرچے کا ایک گوشوارہ بھجوا دیجیئے۔ تاکہ ہاشم رضا صاحب کو بھیج کر دو ہزار روپے کی درخواست کروں۔ یہاں کے حسابات آپ کو بھیجے ہوئے حسابات میں شامل کر دیئے ہیں۔ ہاشم رضا صاحب کی تقریر اور چند تصاویر بھی درکار ہیں تاکہ جلسے کی پوری روداد چھاپ دی جائے۔ ازراہ کرم یہ کام پہلی فرصت میں کر دیجیئے۔

خاکسار

امید ہے آپ مع الخیر ہوں گے

شاہد احمد

(۲۳)

The Saqi Nama monthly, Karachi 5

30-3-62

برادر م سلام مسنون

میں کل رات کو، ایک ہفتہ باہر رہنے کے بعد، ڈھاکہ سے کراچی واپس آیا ہوں۔ آپ کا ۲۲ / مارچ کا خط ڈاک میں ملا۔ شکریہ۔

میں نے آپ کا پچھلے خط کا جواب دے دیا تھا، خدا جانے کہاں غائب ہوا۔ کونٹہ والے صاحب کے متعلق مولانا اور دیگر حضرات کی رائے یہی ہے کہ ان کی خدمت میں دوسورپے پیش کر دیئے جائیں۔ اور ان سے درخواست کی جائے کہ اس حقیر رقم کو منظور فرمائیں۔ انجمن بہت غریب ہے۔ آئندہ اگر انہیں بلایا جائے گا تو ان کے تمام مطالبات کا خیال رکھا جائے گا۔ انجمن کے صدر، نائب صدر، جنرل سکرٹری یا کسی جوائنٹ سکرٹری نے انہیں دعوت نامہ نہیں بھیجا تھا۔ اس شدت سے اپنے سرکاری عہدے کا احساس اس موقع پر نہیں ہونا چاہئے۔

مرکزی گلڈ کی مجلس عاملہ کے لیے آپ ضرور کھڑے ہوں گلڈ کو اچھے کارکنوں کی ضرورت ہے۔ میرے تو سبھی دوست ہیں۔ مگر میں No party man ہوں۔ اسی لیے بعض حضرات مجھ سے ناراض ہو جاتے ہیں۔ آپ کی خدمت سے میں واقف ہوں۔ اسلئے میرا ووٹ آپ کے لیے ضرور ہو گا۔ آپ کی خاطر میں اپنے ”دوستوں“ کو بھی آپ کے حق میں ہمنوا بنانے کی کوشش کروں گا۔ کامیابی اور ناکامی کا خیال مت کیجئے۔ آپ ادب اور ادیبوں کی خدمت کرنا چاہتے ہیں، اسلئے میدان میں آئیے۔ اس لیے آپ کو میدان میں آنا چاہئے۔

ہاشم رضا صاحب کی تقریریں اور تصویریں جب تک مہیا نہیں ہو جائیں گی ہمارے جلسے کی روداد شائع نہیں ہو سکتی۔ حسابات کے سلسلے میں آپ نے لکھا تھا کہ پندرہ سو کا تخمینہ ہے۔ اخراجات کا ایک گوشوارہ بنوا کر بھیج دیجئے تاکہ ہاشم رضا صاحب کو بھیج دیا جائے۔

مولانا راقی الخیری صاحب فرماتے ہیں کہ 2500/- روپے کا حساب آپ کی طرف سے آنا چاہئے کیونکہ حسابات کی جانچ ایک اکاؤنٹ سے کرائی جاتی ہے۔ اخراجات کے بعد جو رقم آپ کے پاس بچے وہ بذریعہ چیک یا بینک ڈرافٹ ہمیں بھیج دیں، کیونکہ ہمارے پاس بھی اس وقت کچھ نہیں ہے۔ یہاں سے روپیہ وصول ہونے پر ہم آپ کو مقامی اخراجات کے لیے حسب ضرورت رقم بھیج دیں گے۔

گلڈ اجلاس ڈھاکہ میں کرنے کا ڈول ڈال دیا ہے۔ وہاں برسرِ اقتدار حضرات سے میں نے اور مولانا نے امداد کے وعدے لیے ہیں۔ انشاء اللہ چھ مہینے میں اس کا انتظام ہو جائے گا۔ بنگالیوں میں بڑے جھگڑے ہیں۔ ڈھاکہ میں سالانہ اجلاس کرنے کے لیے بھی ہمیں ہاشم رضا صاحب کا وسیلہ اختیار کرنا ہو گا۔ جس بات کا پیش کرنا یوں بھی اور ضروری ہو جاتا ہے۔ لہذا یہ مسئلہ آپ کی فوری توجہ چاہتا ہے۔

خاکسار

شاہد احمد

(۲۴)

The Saqi Nama monthly, Karachi 5

24-4-62

برادر م سلام مسنون

خط مع چالیس روپے کا چیک ملا۔ شکریہ۔

مبارک باد قبول کیجئے آپ اتنے زیادہ ووٹوں سے منتخب ہوئے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ادیبوں کو کام کرنے والوں کی کتنی شدید ضرورت ہے۔ مرکز کے لیے بھی آپ کو اپنا نام بھیج دینا چاہیے تھا۔ گلڈا کو سفید مونچھوں اور سروں کی ضرورت نہیں ہے۔ ان کی ضرورت ہے جنھوں نے کام کیا ہے اور کل پرسوں کراچی گلڈا کا انتخاب بھی ہو گیا۔ مجھے ممبروں نے ازراہ قدر دانی صدر اور سیکریٹری بنانے پر مصر ہیں۔ مگر میں اس عہدہ کو قبول نہیں کر سکتا۔ کیونکہ میں اس سے عہدہ برا نہیں ہو سکتا آج اس کا بھی فیصلہ کرنا ہے کہ سیکریٹری کس کو بنایا جائے۔

انجمن کو ضرور با اثر اور قومی جماعت بنائیے۔ آپ کی تمام مساعی کاوشیں باعث تشکر ہوں گی۔ فنڈ آپ اپنے پاس رکھیے بلکہ اس میں سے سرمایہ داروں سے عطیات لیکر اضافہ کیجئے۔ رزرویشن ہاشم رضا صاحب کو بھیجئے۔ روداد چھپ جاتی تو سبھی کو ریویویشن معلوم ہو جاتے ہاشم رضا صاحب کی تقریر اور چند تصویروں کا انتظار ہو رہا ہے۔ مولانا کی طبیعت اب ٹھیک ہے، بہت بیمار ہو گئے تھے۔ عشرت صاحب سے ان کی بات ہو گئی تھی۔

خاکسار

شاہد احمد

(۲۵)

The Saqi Nama monthly, Karachi 5

6-3-63

برادر م سلام مسنون

آپ نے اطلاع دی تھی کہ نقوش کا جنگ نمبر شائع کرنے کا اب آپ کا ارادہ نہیں ہے۔ میں نے آپ کو لکھا تھا کہ آپ میرا مضمون مجھے بھیج دیں اور اس کی کتابت ہو چکی ہو تو اسکی کاپیاں بھی مجھے بھیج دیں۔ میں اپریل میں اسے ساقی ۲ میں چھاپ دوں گا۔ جواب ذرا جلدی دیجئے کیونکہ مجھے چند روز میں اپنی داہنی ٹانگ کے خون کی رگ کا آپریشن کرنا ہے پھر میں پندرہ روز تک معذور رہ کر پڑ جاؤں گا۔ خدا کرے آپریشن کامیاب ہو جائے۔

خاکسار

امید ہے کہ آپ مع الخیر ہوں گے۔

شاہد احمد

(۲۶)

The Saqi Nama monthly, Karachi 5

16-4-63

برادر م سلام مسنون

یکم اپریل کا خط ملا۔ شکریہ۔

نقوش پر ہم فخر کرتے ہیں۔ اس سے ادبی رسائل کا وقار قائم ہے۔ اگر آپ سے کسی مسئلے میں ہم اختلاف کرتے ہیں تو وہ بھی اتفاق کے لیے۔

”جوش نمبر“ دو مہینے سے پہلے تو نہیں چھپتا۔ مجھے مشرقی پاکستان نے مار رکھا ہے۔

اگر آپ ”جوش نمبر“ کے لیے کچھ لکھیں تو صفحات حاضر ہیں۔ انکی موافقت و توفیق میں ”افکار“ اور ”جوش نمبر“ ۷۰۰ صفحے کا شائع ہو چکا ہے۔ ”ساقی“ کے ”جوش نمبر“ میں انکا دوسرا رخ ہی آنا چاہئے۔ انکی شاعری پر بہت کچھ لکھا جا چکا ہے۔ شخصیت پر کچھ نہیں لکھا گیا۔ آپ کچھ لکھ سکتے ہیں اور بے رورعایت لکھ سکتے ہیں۔ متوازن ہی سہی۔ خوبیاں بھی اور خرابیاں بھی۔ لکھ ڈالئے ہمت کر کے۔

آپ نے میرا مضمون بھی پڑھا ہو گا اور جوش صاحب کا جواب بھی۔ اس ”جواب“ کا ”جواب“، ”ساقی“ کا ”جوش نمبر“ ۳ ہو گا۔ انکا جواب شائع ہونے سے پہلے میں نے قدوسی صاحب اور جالبی صاحب کے ذریعے جوش صاحب کو آگاہ کر دیا تھا۔ اب انھیں معاف کر دینے اور بخشش دینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ کلونخ انداز پاداش سنگ است۔

خاکسار

شاہد احمد

(۲۷)

The Saqi Nama monthly, Karachi 5

13-5-63

برادر م سلام مسنون

۱۱ / مئی کا عنایت نامہ ملا۔ شکریہ۔ شمس صاحب نے آپ سے جو واقعات بیان کیے ہیں وہ صحیح ہیں۔

جوش صاحب سے مجھے نہ تو پہلے دشمنی تھی اور نہ اب ہے انہوں نے مضمون میں میرے متعلق اور میرے باپ دادا کے متعلق نہایت بیہودہ باتیں لکھی ہیں۔

لہذا مجھے انکا جواب دینا ہے۔ اور جواب ہے ”جوش نمبر“ جس کا الٹی میٹم میں نے انہیں انکے مضمون کی اشاعت سے پہلے دیدیا تھا۔ ان سے ساقی کا جوش نمبر شائع کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ مجھے اپنا وعدہ پورا کرنا ہے۔ اپنا استخفاف کوئی گوارہ نہیں کرتا۔ میں بھی بے غیرت نہیں ہوں کہ اپنی ذلت گوارہ کر لوں۔ اسے اگر آپ چاہیں تو خطرے کی گھنٹی سے تعبیر کر سکتے ہیں۔ میں نے دونوں مضمون بھیج دیے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیے۔ میں آپکو مجبور کر دوں گا کہ آپ دونوں پر غیر جانبدارانہ رائے لکھ دیں۔ شوکت تھانوی آخر چلے ہی گئے۔

”مغفرت کرے عجب آزاد مر د تھا۔“

خاکسار

شاہد احمد دہلوی

(۲۸)

The Saqi Nama monthly, Karachi 5

1-6-63

برادر مکرم سلام مسنون

آپکا ۹/ مئی کا خط ملا۔ شکریہ۔

اس عمر میں بھلا میرا دماغ کیا گرمی کھائے گا؟ اور جوش صاحب ۳ کا ”جواب“ دیکھ کر جو جھل ۴ پیدا ہو گئی تھی اسے بھی میں نے آٹھ مہینے کے عرصے میں دور کر دیا۔ انکا جواب میں نے اب مئی میں لکھا ہے، ورنہ غصہ میں پتا نہیں کیا اول فول بک جاتا۔ آپ سے میں محاکمہ اس لیے لکھوانا چاہتا ہوں۔

(۱) آپ خاکہ نگاری کے اصول جانتے ہیں۔ آپ نے خود جناب ۵ اور صاحب ۱ میں بیسیوں خاکے لکھے ہیں۔ اس لیے آپ میرے لکھے ہوئے خاکے کو صحیح جانچیں گے۔

(۲) آپ ادیب ہیں، اس لیے ادبی لحاظ سے دونوں مضمونوں کو پرکھ سکتے ہیں۔

(۳) آپ ایک اعلیٰ درجہ کے ادبی جریدے کے ایڈیٹر ہیں، اردو کے بہترین اور بدترین لکھنے والوں سے آپکا سابقہ رہا ہے اور رہتا ہے۔ دونوں مضمونوں پر آپکی رائے وقع ہوگی۔ اور

(۴) آپ ایک اچھے انسان ہیں۔ جھگڑے فساد سے دور رہتے ہیں اور چاہتے بھی ہیں کہ دوسرے بھی جھگڑے فساد سے دور رہیں۔ لہذا اس جھگڑے کو ختم کرانے کے لیے آپ ہی موزوں شخصیت ہیں

دونوں مضمون آپ کے سامنے ہیں۔ ان پر اپنی بے لاگ رائے لکھ دیجئے۔ نہ مجھے بچائیے اور نہ جوش صاحب کو جھگڑے فساد کو رفع کرنا تو کار خیر ہے اور اچھے کام اچھے لوگ ہی کیا کرتے ہیں۔

خاکسار

شاہد احمد

لہذا فرصت نکال کر محاکمہ لکھ ڈالیے۔

(۲۹)

The Saqi Nama monthly, Karachi 5

3-7-63

برادر م سلام مسنون

کیم جولائی کا خط ملا۔ شکریہ۔

۱۵-۲۰ جولائی تک مضمون لکھنا مشکل ہے۔ تاہم کوشش کروں گا۔ اب آپ کراچی آئیے تو آپ سے بہت سی باتیں ہونگی۔ میں حفیظ صاحب پر مضمون نہیں لکھوں گا۔ دیکھئے ۲ میں یو۔ پی والا نہیں ہوں، دلی والا ہوں۔ شاید اسی وجہ سے مجھ میں یو۔ پی اور پنجاب کا تعصب نہیں ہے۔

مخالف تو سبھی کے ہوتے ہیں مگر ہمیں اپنے کام سے کام رکھنا چاہئے۔ سب سے بڑی کسوٹی تو خود ان کا ضمیر ہوتا ہے۔ لہذا اپنا ضمیر مطمئن ہونا چاہئے۔

آپ جب کراچی آجائیں تو مجھے ٹیلیفون کر لیں یہ اس لیے کہ آپ کا قیام بہت مختصر ہوتا ہے اور اسی میں آپ کو ایک شب میرے پاس کھانا کھانا ہو گا۔ کوئی عذر سماعت نہیں ہو گا۔

ٹیلیفون نمبر 42856 ہے۔ ساقی۔۔۔۔۔ کے نام سے ڈائرکٹری میں۔

خدا کا شکر ہے کہ اب میری طبیعت اچھی ہے، کھانسی کسی قدر باقی ہے۔ باقی انشاء اللہ زبانی۔

خاکسار

شاہد احمد

(۳۰)

The Saqi Nama monthly, Karachi 5

14-12-63

برادر م سلام مسنون

آپ کا پر خلوص تقاضہ پہنچا تو مجھے بیحد ندامت ہوئی اور میں نے اپنے اوپر نفریں ۲ کی۔ اب جیسا کچھ بھی ہو سکے گا جلد لکھ کر بھیج دوں گا۔ مجھے ۳ اخبار کے ہفتہ وار مضامین نے کھالیا۔ اس سلسلے کو چھوڑ بھی نہیں جاسکتا کہ اس سے بہت سی ضرورتیں پوری ہوتی ہیں۔ تاخیر کے لیے معافی کا خواستگار۔

ادھر میں نے ”آپ بیتی“ ۱ مکمل کی ادھر آپکا تار کل رات کو ملا میں نے تہیہ کر لیا تھا کہ آپکو مضمون ہفتہ کو بھیج دوں گا۔ اس لیے دو دن اور چار راتیں جاگ کر لکھ ہی ڈالا۔ آج رجسٹری سے بھیج رہا ہوں خدا کرے کہ آپ کو پسند آجائے اور محنت ٹھکانے لگ جائے۔ مضمون آپ کو سپر ۲۳ / دسمبر کو مل جانا چاہئے۔

امید ہے کہ آپ مع الخیر ہوں گے۔

خاکسار

شاہد احمد

(۳۱)

The Saqi Nama monthly, Karachi 5

17-3-64

برادر م کرم سلام مسنون

الطاف گوہر صاحب ڈھاکہ گئے ہوئے تھے۔ اب ان کا خط آگیا ہے۔ ۶ / اپریل کو صبح ۱۰ بجے ہم ان سے ملیں۔ لہذا ۴ / اپریل کو تیز رو سے ہمیں روانہ ہونا چاہئے ۵ / کی صبح کو آپ لاہور ہمارے ساتھ چلیں گے چاہے ایک ہی دن کے لیے کیوں نہ چلیں۔ آپ کے بغیر وفد ۲ بھاری بھر کم نہیں بن سکے گا۔ میں نے گوہر صاحب کو اراکین وفد کے نام لکھ دیئے ہیں اس وقت تمہارا ان سے مل لینا ہمارے لیے مفید ثابت ہو سکتا ہے۔ لہذا آپ کا کوئی عذر قابل سماعت نہیں ہو گا۔ آپ ۲ کی شرکت سے اگر سب کا یا کسی ایک کا بھی بھلا ہو جائے تو عند اللہ ماجور۔ ۳ مجھے آپ کا وہ فقرہ یاد آتا ہے کہ ”ہم نے کہا تھا کہ کسی آدمی کو بھیج دیجئے“ تو آپ نے اٹھا کر مظہر خیری ۴ کو بھیج دیا، تو صاحب ہمیں آپکی ضرورت ہے آپ کے ”نعم البدل“ کی نہیں۔

خاکسار

شاہد احمد

(۳۲)

The Saqi Nama monthly, Karachi 5

19-4-64

برادر م سلام مسنون

میں کل محکمہ تعلیمات میں گیا تھا۔ بیگم شوکت تھانوی کے وظیفے کے بارے میں دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ اسی قسم کے وظیفوں کی مزید درخواستیں جمع کی گئی ہیں اور عید کے بعد میٹنگ ہونے والی ہے جس میں ان درخواستوں پر غور کیا جائے گا۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ حکومت کے سارے کام دفتری گھنٹیں گھنٹیں میں پڑ کر اسی رفتار سے چلتے ہیں۔ آپ مرحوم کی بیگم کو تسلی دے دیجئے کہ اب غالباً زیادہ دیر نہیں لگے گی۔

گلڈ کا سالانہ جلسہ جولائی میں ہوگا۔ عالی صاحب نے بتایا ہے کہ جون میں سرکاری سال ختم ہوتا ہے، اسکے بعد جلسہ ہوگا۔ مولانا خیری، صہبا اور میں ایک وفد کی شکل میں شعیب صاحب وزیر مالیات سے ملے تھے۔ انہوں نے ہمارا محضر پورا پڑھا اور خاصی بے مروتی سے پیش آئے۔ ان کے نزدیک ادبی رسائل کے مقابلے میں پاکستان کے دس کروڑ باشندوں کی زیادہ اہمیت ہے۔ مگر جب ہم نے انہیں گھیر گھا کر قائل کیا تو کچھ پیچھے۔ مگر کوئی وعدہ نہیں کیا۔ چلئے کم سے کم ان کے علم میں یہ بات تو آگئی کہ ادبی رسالوں کی بھی ایک انجمن ہے جو اپنے حقوق کا مطالبہ کر رہی ہے۔ وہ ہمارے محضر پر اپنا نوٹ لکھ کر مشیر تعلیمات کو بھیج دیں گے۔

۱۵/ اپریل کو یہاں تعلیمات کے ڈپٹی سیکریٹری شیخ چاند ۲ سے بھی ہم ملینگے۔ یہی صاحب ہیں جو ایسے معاملات سے نمٹتے ہیں۔ میں ایک درخواست دو ایک دن میں صدر کے سیکریٹری مسٹر فاروقی کو بھی بھجوا دوں گا جس میں ان سے درخواست کروں گا کہ جب جناب صدر ۱۰/ مئی کو کراچی آئیں تو ہمارے وفد کو باریاب ۳ ہونے کا موقع دیں۔ بغیر صدر کے حکم کے یہ حضرات کچھ نہیں کریں گے۔

امید ہے آپ مع الخیر ہوں گے

الطاف گوھر صاحب کو میں نے بھی سبھی کے نام بھیج دیئے ہیں۔ میں کیوں کسی سے برائی لوں

خاکسار

شاہد احمد

(۳۳)

The Saqi Nama monthly, Karachi 5

25-4-64

برادر مکرم سلام مسنون

آپ کا ۲۲/ اپریل کا خط ابھی ابھی ملا۔ شکریہ۔

نقوش کی جو تقریب ہونے والی ہے وہ کب ہوگی اور کس کی طرف سے ہوگی؟ اسکا پروگرام کیا ہوگا؟ آپ نے بہت جلدی میں خط لکھا اس لیے تفصیلات نہیں لکھیں۔

ایک صورت تو یہ ہے آپ اس تقریب کو کرنے کا اعلان کریں۔

دوسری صورت یہ کہ انجمن ادبی رسائل کی جانب سے اعلان کیا جائے کہ یہ تقریب انجمن کرے گی۔

انجمن کے پاس اب ایک پیسہ بھی باقی نہیں ہے۔ ثانی الذکر صورت ۱ میں بھی تمام اخراجات درپردہ آپ ہی کو کرنے ہو گئے۔ مغربی پاکستان کی جو شاخ انجمن کی ہے وہ اس خدمت کو انجام دے گی یا صدر انجمن، کراچی؟ اگر صدر انجمن کو یہ کام کرنا ہے تو اس کی تحریک مغربی پاکستان کی شاخ کے سکریٹری عشرت رحمانی ۲ صاحب کو صدر انجمن کے نام ایک چھٹی کے ذریعے کرنی چاہئے، تاکہ یہاں کی مجلس عاملہ کی اجازت لی جائے۔ میں نے ابھی تک کسی سے اسکا ذکر نہیں کیا ہے۔ آپ جو تجویز پسند کریں۔ لکھ کر یا لکھوا کر ہمیں بھیج دیں۔ تاکہ اسکی صورت باقاعدہ ہو جائے۔ جو کچھ آپ کو منظور ہوگا ہمیں بھی منظور ہوگا۔

صدر انجمن سے جو چھٹی اس سلسلے میں جناب صدر پاکستان کی شرکت کے لیے لکھی جائے گی اس کا ایک مسودہ تیار کر کے مجھے بھیج دیں۔ میں یہاں سے انجمن کے فارم پر وہ چھٹی خیری صاحب کے دستخطوں سے بھیج دوں گا۔ اگر اطفاف گوہر صاحب کی معرفت چھٹی بھیجی ہو تو ان کی معرفت بھیجی جائے گی۔ اور اگر فاروقی صاحب کے ذریعے صدر ایوب ۳ کو بھیجی ہو تو انھیں بھیج دی جائے گی۔ بہر حال اس کا مسودہ بھیجیں۔

یہ تقریب کب کرنے کا خیال ہے؟ یہاں سے کتنے ممبر تقریب میں شرکت کے لیے جائینگے؟ تمام باتیں تفصیل سے لکھئے۔ غالباً مئی میں؟ تو جناب وقت بہت کم رہ گیا ہے۔ کام جلدی ہونا چاہئے۔

آپ بقی نمبر ۴ میں سب کی شرکت ضروری ہے۔ مجھے آپ سے بالکل اتفاق نہیں ہے کہ ازراہ انکساری اس سے پہلو تہی کر رہے ہیں۔ آپ نے صاحب ۵ یا جناب ۱ میں جو اپنا لکھا ہے اسی کو بڑھا کر لکھ دیجئے۔ یہ زمانہ ذاتی پروپیگنڈے کا ہے اگر کوئی مدیر معترض ہوتا ہے تو ہوا کرے۔ سچی بات تو بہر حال کہی جائے گی۔ اس میں آپ ناحق تکلف نہ کریں خود آپ کی تحریر میں ایک تکلیف ہے جس سے شاید آپ کم واقف ہیں۔ آپ بے دھڑک لکھئے اور کسی کے کہنے سننے کی پرواہ نہ کیجئے۔ ایک بات ہمیشہ یاد رکھئے کہ اپنے آپ کو کبھی حقیر نہ جانئے۔ زمانے کے انداز بالکل بدل گئے ہیں اگر میں یہ کہوں کہ ”میں اس لائق ہوں“ تو لوگ سمجھتے ہیں میں واقعی لائق ہوں لہذا بات ان کی عقل کے مطابق کرنا چاہیے۔ آپ اپنے خاکے کو پیش نظر رکھ کر لکھ لیجئے اور اگر اس کے مطلق نہ ہو تو اس خاکے ہی کو شامل کر لیجئے۔

امید ہے کہ آپ مع الخیر ہوں گے۔

خاکسار

شاہد احمد

(۳۴)

The Saqi Nama monthly, Karachi 5

28-4-64

برادر م سلام مسنون

۲۵/اپریل کا عنایت نامہ ملا۔ شکریہ۔

شوکت صاحب کی کیفیت معلوم نہ کر سکا از حد افسوس ہے کہ کیسا ہنسنے ہنسانے والا جدا ہوا جا رہا ہے! اگر میرا خط ٹائم پر پہنچ جائے تو انہیں پہنچا دیجیئے گا۔

جوش صاحب کی شاعری اور خوبیوں کا تو میں بھی معترف ہوں اور رہوں گا۔ میرا مضمون دیکھ لیجیئے۔ مگر ان کی شخصیت کو آخر کیوں نہ ظاہر کیا جائے۔ خیر اس اختلافی بحث میں پڑے بغیر آپ کے لیے مناسب یہ ہو گا کہ آپ میرے مضمون کو ان کے جواب پر محاکمہ لکھ دیں۔ اس سلسلے میں آپ جوش کی خوبیاں بھی گنا دیں۔ آپ لکھ کر میرے مضمون میں شامل کر دیں۔ اور ان کی لکھی ہوئی ناگفتہ بہ باتوں پر بھی۔ آپ کے مضمون پر تو کسی کو بھی اعتراض نہ ہو گا؟ آپ میرے لکھے ہوئے مضمون پر یہ محاکمہ تفصیل سے لکھ لیجیئے۔ جوش صاحب کے بارے میں آپ کی رائے محتاج اصلاح نہیں ہے۔ آپ بے تکلف ہو کر چاہیں تو ان کا نثری قصیدہ لکھ دیں۔

اس سے یہ ضرور ہو گا کہ لوگوں کو ان کی خوبیوں سے آگاہی تو ہو گی۔

جوش صاحب کی شخصیت پر لکھا ہی کب گیا ہے۔۔۔؟

محاکمہ ۲ لکھنے سے آپ اس الزام سے بھی بری ہو جائیں گے کہ ساتی کے جوش نمبر میں آپ نے مضمون لکھ کر میری ہمنوائی کی ہے یا میرا ساتھ دیا ہے۔

خاکسار

امید ہے آپ مع الخیر ہوں گے

شاہد احمد

(۳۵)

The Saqi Nama monthly, Karachi 5

14-5-64

برادر م سلام مسنون

آپ کا ۸ مئی کا خط پیش نظر ہے۔

۱۰ / مئی کو آدم جی! انعام کی بہت بڑی تقریب ہوٹل میٹروپول میں تھی جس میں جناب صدر اور تین مہمان شریک ہوئے تھے۔ تقریب کامیاب رہی۔ اسکا سارا انتظام ہمارے یعنی کراچی گلڈ کے ذمے تھا۔

کل ۱۳ / کو ماہنامہ ”افکار“ کی ست سالہ تقریب تھی جس کا افتتاح الطاف گوہر صاحب نے کیا۔ مجبئی حسین ۳، مولانا رزق الخیری، جوش ملیح آبادی ۴ اور صہبا لکھنوی نے تقریریں کیں۔ میں نے ایک مختصر مضمون پڑھا۔ آخر میں گوہر صاحب نے اچھی تقریر کی۔ چائے نوشی کے بعد اجتماع ختم ہوا۔ سو کے قریب مہمان آئے تھے۔ یہ تقریب اچھی رہی۔ آج ان سب جھمیلوں سے فرصت ملی ہے تو آپ کو خط لکھ رہا ہوں۔

”نفقوش“ کی تقریب ”نفقوش“ کے شایان شان ہوگی۔ جناب صدر آجائیں تو سبحان اللہ ورنہ آپ کسی اور ”بری“ کو پکڑیئے۔ بتائیے کیسے ”گرفتار“ کیا؟

مولانا رزق الخیری اور صہبا کو بھی بلائیں۔ ۵۔ لاہور میں ٹھہرنے کا انتظام ہم خود کر لینگے۔ کرایہ کا انتظام بھائی آپ کو کرنا ہوگا۔ واقعہ یہ ہے کہ ہم میں سے ایک کے پاس بھی پیسہ نہیں ہے۔ آپ سے کیا چھپانا؟

ایک ہفتے پہلے اطلاع دیجیئے تاکہ سیٹ بک کرائی جائے۔ آپ بیتی نمبر امید ہے کہ مئی کے آخری ہفتے تک مکمل ہو جائے گا۔ آپ نے اس پر بہت محنت کی ہے۔ خاکسار

شاہد احمد

(۳۶)

The Saqi Nama monthly, Karachi 5

4-6-64

برادر م سلام مسنون

آج آپکا ۲۲ جون کا خط ملا۔ شکریہ۔

عشرت صاحب کا خط کئی دن پہلے آیا تھا کہ صدر کا محاسبہ ہوا، اس لیے نفقوش کی تقریب کی تاریخ مقرر نہیں ہو سکی۔ میں نے انھیں لکھ دیا تھا کہ مجھے جون کے پہلے ہفتے میں مع یوی بچوں کے رحیم یار خان تقریب میں جانا ہے۔ اس لیے اطلاع ذرا پہلے دیں۔ مگر نہ انکا خط آیا نہ آپکا۔ لہذا میں اپنی روانگی ملتوی کرتا رہا۔ پرسوں ایک بار پھر میں نے عشرت صاحب کو پھر خط لکھا ہے۔ جواب دو ایک دن میں آجائے گا۔

آپ نے کوئی پروگرام تقریب کا نہیں لکھا۔ بحر حال میں کوشش کروں گا کہ ہفتہ اتوار کی ۷ جون کو خیبر میل سے روانہ

ہو نگا۔ بیوی کور حیم یار خان پر اتوار کی صبح اتار دوں گا اور جو صاحب لینے آئیں گے ان کے حوالے کر دوں گا۔
میں اتوار کی رات لاہور پہنچ جاؤں گا۔ پیر کو آپ کی تقریب میں شریک ہو کر منگل کو کسی وقت لاہور سے رحیم یار خان روانہ ہو جاؤں گا۔

مولانا خیری کو ٹیلیفون پر آپ کے بلاوے کی اطلاع کہہ کر میں تو ایک منٹ کے لیے بھی اب اپنی جگہ سے نہیں ہل سکتا۔
آٹھ سو صفحے کا راشد الخیری نمبر چھوڑا ہوں، جسے ۲۵/ جون تک تیار کر کے بھیجنا شروع کر دوں گا۔ گویا دھڑ سے صاف جواب مل گیا۔
امید ہے کہ آپ مع الخیر ہونگے

وہاں میں اشرف صبوحی صاحب کے یہاں ٹھہروں گا۔
خاکسار
شاہد احمد

(۳۷)

The Saqi Nama monthly, Karachi 5

29-6-64

برادر م سلام مسنون

آپ کا ۶۲ جون کا عنایت نامہ ملا۔ شکریہ۔

یہ آپ کی نوازش ہے کہ میری تحریر کو پسند فرماتے ہیں۔ مگر واقعہ یہ ہے کہ میں لکھنے سے بہت گھبراتا ہوں۔ اب دیکھئے
ناصر ف ایک مضمون جوش صاحب پر جس میں اچھی بری باتیں دونوں لکھ دیں تو اس پر کتنا ہنگامہ ہو رہا ہے۔ لاہور والوں نے جان کھا رکھی
ہے کہ ان کے ”حفیظ نمبر“ کے لیے بھی ایک ایسا ہی مضمون لکھ دیں۔ میں کہہ رہا ہوں میری توبہ، میرے باپ کی توبہ، اب آپ مجھے حفیظ پر
پنجاب سے لڑوانا چاہتے ہو؟ تو وہ کہتے ہیں کہ جوش پر آپ لکھ سکتے ہیں ان پر نہیں لکھ سکتے؟ ہمت ہے تو حفیظ پر بھی لکھیے۔ اب ان سے اپنا اقرار
کر کے پیچھا چھڑا رہا ہوں۔

گویم مشکل، مگر گویم مشکل؟ ۱۔

تعمیل ارشاد میں شوکت تھانوی پر مضمون لکھنے کی کوشش کی ہے۔ جولائی کا شانہ پورا مہینہ اس میں نکل جائے۔ جوش
نمبر کا سارا کام سمیٹا ہے۔ اللہ کے فضل سے ایڈیٹر سے لیکر چڑا سکیں گی۔

آپ بھی نئی سے نئی سوچتے ہیں۔ آپ بقی نمبر ایک عظیم الشان نمبر ہو گا۔ مگر ہر کسی میں ہمت آپ بقی لکھنے کی؟
گاندھی جی سچ کے پیچھے پڑے رہتے تھے۔ وہ بھی بس ٹر خا ہی گئے۔ ایک بات ضرور ہے، آپ کے اس شمارے سے بڑے بڑے
ادیبوں کی ایمانداری کا امتحان ضرور ہو جائے گا۔

مجھے اللہ توفیق دے کہ ہمت کر کے کچھ لکھ جاؤں میرے پچھلے تین ہفتے نزلہ، زکام، کھانسی میں گزرے۔ اب بھی انجکشنوں کا سلسلہ ہے۔ افاقہ ہے مگر سینہ ابھی جکڑا ہوا ہے۔ عمر بڑھ رہی ہے۔ اور عناصر میں اعتدال کم ہو رہا ہے۔

والسلام خاکسار

شاہد احمد

(۳۸)

The Saqi Nama monthly, Karachi 5

12-7-64

برادر م سلام مسنون

آپ کا ۱۰/ جولائی کا عنایت نامہ ملا۔ شکریہ۔

رازق الخیری صاحب کو آپ سے شکایت نہیں ہے، عشرت صاحب سے وہ بیحد ناراض ہیں۔ کہتے ہیں کہ انجمن کے جلسے میں بھی انہوں نے مجھے خطبہٴ صدارت پڑھنے نہیں دیا تھا اور نقوش کی اس تقریب میں بھی انہوں نے پھر وہی حرکت کی۔ دراصل مولانا برے دل کے آدمی نہیں ہیں، مگر اپنی رو میں مصلحتِ وقت کو نہیں دیکھتے۔ اور افتاد مزاج ۲ کچھ ایسی پائی ہے کہ لوگوں کو ناراض زیادہ اور خوش کم کرتے ہیں۔ یہ دونوں باتیں میں انہیں بتا چکا ہوں مگر اب ان کی اصلاح بھی کیا ہوگی۔

اگلے وقتوں میں ہیں یہ لوگ انھیں کچھ نہ کہو آپ ان کے غصے کی باتوں سے دل بردشتہ ہو گئے۔ ان کے موجودہ حالات کا تو آپ کو اندازہ نہیں ہے وہ بہت پریشان ہیں۔ ۴۶ سال کی عمر ہو گئی بیمار رہنے لگے ہیں بیحد مقروض ہیں اور حالات کے بدلنے کی امید نہیں ہے۔ لہذا ان سے ناراض نہیں ہونا چاہیے، درگزر سے کام لینا چاہیے اور انہیں معاف کر دینا چاہیے۔ انہوں نے بہت اچھا وقت دیکھا ہے، اب اتنا ہی برا زمانہ ان پر گزر رہا ہے۔ ان حالات میں اگر وہ چڑچڑے ہو گئے ہیں تو ہمیں ان سے ہمدردی کرنی چاہئے۔ آپ سے درخواست ہے کہ آپ کوئی ایسا قدم نہ اٹھائیں جس سے انھیں مزید تکلیف ہو۔

مجھے پہلے ہی اس کا اندازہ ہو گیا تھا کہ آپ بقی نمبر میں آپکو بہت نقصان ہو گا۔ اس نمبر کی قیمت کم از کم تیس روپے ہونی چاہئے تھی۔ کتابی ساز پھر اس کی ضخامت چھ ہزار صفحے ہوتی اور اوسطاً ایک روپیہ صفحہ بھی قیمت اگر رکھی جاتی تو ۶۰ روپے قیمت ہوتی۔ سنا ہے کہ اگلے زمانے کے اچھے لوگ اپنے گھر لٹا دیا کرتے تھے۔ آپ بھی انہیں کی پیروی کر رہے ہیں۔

جب آپ نے مجھے لاہور نقوش کی تقریب میں بلایا اور اخراجات سے زیادہ روپیہ مجھے دے دیا تو مضمون کے معاوضے کا سوال ہی پیدا نہیں ہو گا۔ جو سچی خوشی مجھے اس تقریب میں شریک ہو کر حاصل ہوئی بھلا روپے سے کب حاصل ہو سکتی تھی؟

میں آپ کو مضمون وی۔ پی سے بھیج دوں یہ میری وضعداری کے خلاف ہے۔ مضمون لکھوں گا اور بھیج دوں گا۔ جی چاہے چھاپے، جی چاہے نہ چھاپے۔

مولانا اصلاح الدین احمد سہرا ایک مضمون لکھنا چاہتا ہوں۔ اگر لکھ سکے گا تو آپ کو بھیج دوں گا۔ جلد ہی انشاء اللہ۔ اچھا ہی تو ہے آپ مولانا کے باب میں غصے کو تھوک دیں اور انہیں معاف کر دیں۔

امید ہے کہ آپ مع الخیر ہوں گے۔
خاکسار
شاہد احمد

(۳۹)

The Saqi Nama monthly, Karachi 5

26-11-64

برادر م سلام مسنون
پرسوں نقوش کا تازہ پرچہ ملا۔ شکریہ۔
نقوش کی صد شمارہ تقریب کی روداد میں آپ نے میرے متعلق جس پیار سے اظہار خیال فرمایا ہے اسکے لئے میں آپ کا ممنون ہوں۔
آج ۲۴ نومبر کا شمارہ عنایت نامہ ملا۔ معلوم ہوتا ہے کہ سچ مچ آپ کے پاس کوئی جادو کا ڈنڈا ہے۔ تفصیلات پوچھنے کو آپ نے منع کر دیا ہے۔ اسلئے نہیں پوچھتا
تو دانی حساب کم پیش رال

میں تو اس اطلاع پر بہت خوش ہوں۔ دیکھئے مولانا کا کیار د عمل ہوتا ہے۔
خاکسار
شاہد احمد

(۴۰)

The Saqi Nama monthly, Karachi 5

2-2-65

برادر م سلام مسنون
میں نے آپ کے ارشاد کے مطابق الطاف گوھر صاحبہ کو خط لکھ دیا تھا کہ ڈھاکہ میں انجمن کے سالانہ اجلاس افتتاح فرمادیں۔ میرا خط پنڈی ۲۰ / جنوری کو پہنچ گیا ہو گا۔ کل رات ۲ کو بجے انکار آیا کہ Regret will not be possible
for me to attend inaugraution session in Dacca during feburary

کرانی ہے۔ لہذا اب آپ انہیں لکھئے کہ آئندہ کب کر سکتے ہیں۔ انہیں تاریخوں میں ہمارا دورہ رکھا جائے۔ میں انہیں بغیر آپ کے مشورے کے خط نہیں لکھ سکتا، لہذا مجھے بھی لکھئے کہ آپ نے انہیں کیا لکھا؟ اگر مارچ میں کر سکتے ہوں تو مارچ تک ہمارا دورہ ملتوی کرادیں ابھی یہ اطلاع نہیں آئی کہ ہمارا دورہ کب کار کھا جا رہا ہے۔ عشرت ۴ صاحب سے مشورہ کر کے گوہر صاحب کو بھی لکھئے اور مجھے بھی۔

عید مبارک

خاکسار

شاہد احمد

(۴۱)

The Saqi Nama monthly, Karachi 5

14-4-65

برادر م سلام مسنون

آپ کا خط ملنے پر میں نے الطاف گوہر صاحب اور قاسم رضوی صاحب کو خطوط لکھے تھے۔ جواب ملفوف ہے۔ اب ایک خط شریف ۲ کو بھی لکھوں گا۔ مگر ان سے بھی جواب کی توقع نہیں ہے۔

عشرت صاحب کا خط بھی آیا ہوا ہے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ جلال صاحب سے انہوں نے چالیس روپے روزانہ کی بنیاد منظور کروالی ہے۔ عشرت صاحب نے مجھے لکھا ہے کہ حساب مجھے بھیج دیجئے۔ تاکہ زین العابدین صاحب کو بھیج دیا جائے۔ مگر حساب تو عشرت صاحب ہی کے پاس ہے۔ میرے پاس کہاں ہے۔ یہی میں نے انہیں لکھ دیا ہے۔ اگر کوئی بے وجہ ناراض ہوتا ہے تو ہوا کرے راجہ روٹھے گا تو اپنی نگرہ لیگا۔ ۳

آپ نے جو تصویریں اتاری تھیں کیسی رہیں۔

خاکسار

شاہد احمد دہلوی

(۴۲)

The Saqi Nama monthly, Karachi 5

14-6-65

برادر م سلام مسنون

میرے کیم جون کے خط کے جواب میں پاکستان کاؤنسل راولپنڈی کے انتظامی افسر رضوی صاحب کا خط آج آیا ہے کہ ہم نے آپ سب کی بقیہ رقم کا چیک عشرت رومانی صاحب کو ۲۸ / مئی بھیج دیا ہے میں نے انہیں لکھ دیا ہے کہ ہمیں نہ تو اب تک کوئی رقم عشرت صاحب نے بھیجی ہے اور نہ چیک ہی کا کوئی ذکر ہم سے کیا ہے۔ عشرت صاحب کو بھی خط لکھ رہا ہوں کہ میں لاہور آ رہا ہوں۔

میرے حصے کی رقم مجھے وہیں دے دیں۔ مولانا خیریؒ کو میں نے اس خط کی اطلاع ٹیلیفون پر دیدی ہے۔ ان کا جی خوش ہو گیا۔ حکیم صاحب کو بھی اسکی خبر کر رہا ہوں۔

جمعہ کو انشاء اللہ آپ سے ملاقات ہوگی اور غالباً ہفتہ کو ہی۔ ایک خط پاکستان کاؤنسل کو لکھ دیجئے کہ آپکی بقیہ رقم آپ کو وصول نہیں

ہوئی ہے۔

خاکسار

شاہد احمد

(۴۳)

The Saqi Nama monthly, Karachi 5

2-9-65

برادر مکرم سلام مسنون

آپکا ۳۱ / اگست کا عنایت نامہ ملا۔ شکریہ۔

عشرت صاحب کا خط کل آیا تھا جو آپ کے ملاحظہ کے لیے پیش ہے۔

میں نے ۱۴ ادبی رسائل کے اڈیٹروں کو خطوط لکھے تھے اور سوالنامہ بھیجا تھا۔ سوائے حکیم یوسف حسن صاحب کے اور کسی نے جواب تک دینے کی زحمت گوارہ نہیں فرمائی۔ تین حضرات نے یہ کہہ کر ٹال دیا کہ آپ خود سب باتیں جانتے ہیں۔ عشرت صاحب نے اسے فارمل معاملہ بنا کر اور کھٹائی میں ڈال دیا۔ انکی خواہش یہ ہے کہ جائزہ تیار میں کروں اور انجمن کی شاخ لاہور کے سامنے اجتناب کے لیے پیش کروں۔ میں یہ سب کے فائدے کے لیے کرنا چاہتا تھا۔ مگر شاید میرے دوستوں کو یہ گمان ہے کہ میں یہ ذاتی فائدے کے لیے کام کر رہا ہوں۔ اسلئے وہ اس جائزہ کا جائزہ لینا چاہتے ہیں گو یادو سرے لفظوں میں انہیں مجھ پر اعتبار نہیں ہے۔ میری اس سے بیحد دل شکنی ہوئی اور میں نے اب فیصلہ کر لیا ہے کہ میں اس کام کو نہیں کروں گا۔

دیکھئے بغیر میری کسی ذاتی کوشش کے مجھے اللہ کی مہربانی سے اردو ادب کے سلسلے میں افتخارِ خدمت کا تمغہ صدر ملا اور اسکے ساتھ پانچ ہزار روپے بھی اور اب ڈھائی سو روپے کا وظیفہ بھی سال بھر کے لیے مل گیا، بغیر کسی جدوجہد کے۔ یہ سب اللہ کا کرم ہے۔ نیت ثابت، منزل آسان۔

میری خواہش ہے کہ انجمن کا سالانہ اجلاس لاہور ہی میں جلد کر لیں اور مجھے سکرٹری جنرل کے عہدے سے سبکدوش

کردیں۔ میں اب اس ذمہ داری کے قابل نہیں رہا۔

خاکسار

آپکی مٹھائی مجھ پر واجب ہے۔ کھلا دوں گا اور بہت۔

شاہد احمد

(۴۴)

The Saqi Nama monthly, Karachi 5

23-9-65

برادر م سلام مسنون

۲۰ / ستمبر کا عنایت نامہ ملا۔ شکریہ۔

اہل لاہور کو تمام پاکستانیوں کی طرف سے سلام۔ اے بھلا ایسی قوم کو کون زیر کر سکتا ہے جس کے افراد موت کو زندگی سمجھتے؟ زندہ باد اہل لاہور! حکیم صاحب ۲ مجھے بھی گولیاں دے گئے تھے۔ محبت سے آکر کوئی زہر بھی دے تو میں کھالوں گا۔ یہ تو دوا ہے کچھ نہ کچھ تو فائدہ کریگی۔ جسمانی نہیں تو نفسیاتی سہی۔ مولانا نے بھی دوا کھائی تو ضرور ہوگی۔ مگر ان سے پوچھے کون؟ اور وہ بتائیں کیوں؟

لڑائی فی الحال ملتوی ہو گئی جس طرح اس وقت پاکستان کا بول بالا ہو رہا ہے۔ اس طرح انشاء اللہ آئندہ بھی حق کی فتح ہوتی رہے گی۔

امید ہے آپ مع الخیر ہوں گے۔

خاکسار

شاہد احمد

(۴۵)

The Saqi Nama monthly, Karachi 5

15-2-66

برادر م سلام مسنون

آپ کا ۱۶ / فروری کا عنایت نامہ ملا۔ شکریہ۔

افسوس ہے کہ آپ ”نقوش“ کا جنگ نمبر شائع نہیں کر رہے۔ مصلحت وقت اگر یہی ہے تو آپ کا فیصلہ ٹھیک ہے۔ میرے مضمون کا مسودہ مجھے بھیج دیجئے کہیں اور کام آجائے گا۔ اگر آپ نے اسکی کتابت کرائی ہے تو اسکی کاپیاں بھی مجھے بھیج دیجئے۔ انہیں ضائع کرنے سے بہتر ہے کہ انہیں ساقی نامہ میں یا کسی اور پرچے میں شائع کرا دیا جائے۔

دو مہینے سے میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔ میری داہنی ٹانگ پچاس قدم چلنے کے بعد بالکل تھک جاتی ہے۔ پچاس ساٹھ انجکشن ہو چکے ہیں اور کھانے کی دوائیں ان پر مستزاد۔ فائدہ کچھ نہیں ہوا۔ سرجن کہتے ہیں کہ خون کی رگ کہیں سے موٹی پڑ گئی ہے۔ اتنا حصہ کاٹ کر رگ کو چوڑا یا جائے گا۔ میں اس آپریشن سے بچنا چاہ رہا ہوں۔ کراچی کے چار بڑے ڈاکٹروں کی رائے

اور لینی ہے۔ اگر ان کی بھی یہ ہی رائے ہوئی نا تو لاچار آپریشن کرانا ہو گا۔ دل بچھ کر رہ گیا ہے۔ لکھنا پڑھنا سب چھوٹ گیا ہے۔ یہ تو خوشی کے سودے ہیں۔ آج کل اپنا یہ حال ہے کہ دل ہوا ہے چراغ مفلس کا۔
 ”نفوش“ کے سالنامے کے آخر میں اگر جنگی مضامین کا ضمیمہ ۲ لگا دیا جائے تو؟
 امید ہے کہ آپ مع الخیر ہوں گے

خاکسار

شاہد احمد

(۳۶)

The Saqi Nama monthly, Karachi 5

12-4-66

بردارم سلام مسنون

آپ کا خط بہت پہلے آگیا تھا مگر میں جواب لکھنے کے لائق نہیں تھا۔ ۱۱ / مارچ کو آپریشن ہوا تھا۔ اٹھارہ انچ لمبا شگاف دیا گیا تھا اور خون کی رگ کو کھول کر صاف کیا گیا تھا۔ چار گھنٹے میں یہ کام ہوا۔ اسکے بعد ۱۰ دن تک سخت تکلیف میں مبتلا رہا۔ پھر تکلیف کم ہونا شروع ہو گئی تھی۔ زخم کا جو حصہ کھلا رکھا گیا تھا اس میں چار دن ہوئے ٹانگے لگائے گئے ہیں کیفیت اب یہ بھی کہ پاؤں ابھی زمین پر نہیں ٹیکتا۔ ہفتہ عشرہ بعد شاید گھر جانے کی اجازت مل جائے پھر ٹانگ کی مالش ہوگی۔ خدا جانے کب تک چلنے پھرنے کے قابل ہوں گا۔ تقریباً تین مہینے تک دواؤں اور انجکشنوں کے علاج کے بعد میں نے آپریشن اس وقت کرایا جب یہاں کے سب بڑے ڈاکٹروں نے کہہ دیا کہ یا تو آپریشن کراؤ یا ٹانگ سے ہاتھ دھو بیٹھو۔ آپ میری صحت یابی کے لیے دعا ضرور کیجئے۔ مجھے معلوم ہے کہ آپ کی دعا قبول ہوتی ہے۔ حکیم یوسف حسن صاحب کے خط برابر آرہے ہیں۔ ہمدردی اور حوصلہ افزائی کے۔
 آپریشن بہت بڑا اور خطرناک تھا مگر میرے لیے اس سے عنصر نہیں تھا۔ کمزوری اتنی ہو گئی کہ بڑی ہمت کر کے آپکو خط لکھ رہا ہوں۔ دعا ضرور کیجئے گا۔

خاکسار

شاہد احمد

(۴۷)

The Saqi Nama monthly, Karachi 5

1-7-67

بخدمت جناب محمد طفیل صاحب

اڈیٹر نقوش ایکس روڈ

Lahore انارکلی

برادر م سلام مسنون

ایک مضمون آپ کے لیے لکھا تھا۔ اسکی نظر ثانی کرنے کی نوبت نہیں آئی تھی کہ ۱۰/ فروری کی رات مجھے شدید ہارٹ ایٹیک ہوا۔ 22 دن جناح ہسپتال میں رہا۔ پھر اس تاکید کے ساتھ گھر آیا کہ مکمل آرام کیا جائے۔ چھ ہفتے کے بعد میں نے ڈاک دیکھی اور جواب کہنے شروع کیے کہ آپ کا ایک مطبوعہ کارڈ بھی ملا۔ مضمون بذریعہ رجسٹرڈ پیکیٹ علیحدہ بھیج رہا ہوں۔ رسید اور پسند سے مطلع فرمائیے۔

صحت کی کیفیت یہ ہے کہ ہر دسویں دن ہسپتال جا کر خون کا معائنہ کرانا ہوتا ہے۔ کارڈیو گرام ۳۲ بتایا جاتا ہے۔ خون پتلا کرنے کی دوائیں دی جا رہی ہیں۔ نمک اور چکنائی بند ہے گویا کھانا بند ہے۔ پابندی ہٹ جائے تو کہیں باہر جاؤں امید ہے کہ آپ مع الخیر ہوں گے خاکسار

شاہد احمد

(۴۸)

The Saqi Nama monthly, Karachi 5

10-4-67

برادر مکرم سلام مسنون

صبح آپ کے ۴/ اپریل کے خط کا جواب لکھ کر بھیج چکا تھا۔ 7/ اپریل کا خط ملا۔ شکریہ۔ میرے پتہ میں آپ کراچی (۵) ضرور لکھ دیا کیجئے ورنہ خط دیر سے ملتا ہے۔ میری کھوئی ہوئی صحت بہت سستی کے ساتھ مجھے واپس مل رہی ہے۔ ہارٹ ایٹیک کو آج پورے دو مہینے ہوئے ہیں۔

ڈاکٹر کی ہدایت کے مطابق مجھے ابھی ایک مہینہ اور آرام، پرہیز اور علاج کرنا چاہئے۔ مگر میں اسی بیکار سی سے اکتا گیا ہوں۔ اگر ڈاکٹر صاحب اجازت دے دیں تو میں لاہور اور پنڈی کا پھیرا کروں۔ مجھے اس سے زیادہ فائدہ ہوگا۔

مولانا عبد السلام صاحب ۲ کے انتقال کو سال ڈیڑھ سال ہو گیا ہے۔ میں نے انکے شاگردوں، ان کے جاننے والوں اور ان کے دیکھنے والوں سے بار بار عرض کیا کہ مرحوم پر مضمون لکھیں مگر سب ہی نے ہاں ہوں کر کے ٹال دیا اور اب بھی ٹال رہے ہیں۔ لہذا جب بھی مضمون میں آپکے دو خط آگئے تو میں نے مولانا پر خود ہی لکھنے کی جسارت کی۔ شاید یہ مولانا کا فیض روحانی تھا کہ یہ مضمون لکھا گیا۔ دیکھئے آج تک کسی کو دو فقرے بھی ان پر لکھنے کی توفیق نہیں ہوئی۔

چند فقروں میں آپ نے اپنی ملاقات کا جو حال لکھا ہے، اچھا ہو گا کہ آپ اسے میرے مضمون کے اختتام پر دیدیں۔ اس سے مولانا کی سیرت کا ایک خاص پہلو اجاگر ہوا ہے۔ زیادہ نہیں تو اتنا ہی کافی ہے جتنا آپ نے اپنے خط میں لکھا ہے۔

خاکسار

شاہد احمد

(۴۹)

The Saqi Nama monthly, Karachi 5

انجمن ادبی رسائل پاکستان (رجسٹرڈ)

صدر دفتر عصمت آفس کراچی نمبر 30

جناب محترم سلام مسنون۔

ادبی رسائل اور ان کی مشکلات کا ایک مفصل جائزہ میں حکومت کے ارباب اختیار کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا ہوں۔ میں نے ایک سوالنامہ مرتب کیا ہے۔ اگر آپ ان سوالوں کے جواب تفصیل سے لکھ کر مجھے بھیج دیں تو کرم ہوگا۔ آپ چونکہ حالات سے واقف ہیں اس لیے آپ کو زحمت دے رہا ہوں۔

نیاز مند

شاہد احمد

(۱) ادبی رسالہ کیا ہوتا ہے اور کیا نہیں ہوتا؟

(۲) کیا عورتوں اور بچوں کے رسالے، اداروں کے جرنل اور ڈائجسٹ بھی ادبی رسائل میں شامل کئے جاسکتے ہیں؟

(۳) یاد کر کے بتائیے کہ:

(i) ۱۹۳۹ء کی عالمگیر جنگ سے پہلے کتنے ادبی رسالے اب تک شائع ہو رہے ہیں۔

(ii) ۱۹۳۹ء اور ۱۹۴۷ء کے درمیان جاری ہونے والے ادبی رسائل میں سے کتنے شائع ہو رہے ہیں؟

- (iii) ۱۹۴۷ء کے بعد کتنے اور کون کون سے ادبی رسائل شائع ہو رہے ہیں؟
- (۴) ہندوستان سے منتقل ہو کر پاکستان آنے والے کتنے رسالے اب شائع ہو رہے ہیں؟
- (۵) آپ کے اندازے میں ادبی رسائل کتنی تعداد میں چھپتے ہیں اور لاگت کے مقابلے میں سالانہ چندوں اور ایجنٹوں سے کتنی رقم وصول ہوتی ہے؟
- (۶) ۱۹۴۷ء کے بعد ادبی رسالوں کے جاری ہونے اور بند ہونے کی شرح فی صد کیا ہے؟
- (۷) ایک ادبی رسالے کے اخراجات کی تفصیل لکھئے۔
- (۸) کیا حکومت کے اشتہارات آپ کو فراوانی سے ملتے ہیں؟
- (۹) کیا ادبی رسالے اپنے مضمون نگاروں کو معاوضہ دیتے ہیں؟ اگر نہیں تو کیوں نہیں؟
- (۱۰) پرچہ مرتب کرنے، کتابت و طباعت کرانے، کاغذ لگانے اور رسالہ فروخت کرنے کے لیے آجکل کیا تدبیریں کی جاتی ہیں؟
- (۱۱) ادبی رسائل کو جو دشواریاں پیش آتی ہیں انھیں کیسے دور کیا جاسکتا ہے؟

(۵۰)

The Saqi Nama monthly, Karachi 5

26-----

برادر م سلام مسنون

گرامی نامہ ملا۔ شکریہ۔

آخری دور کے داستان گو لکھی ہوئی داستانیں یہیں چھوڑ گئے۔ امیر باقر علی نے چند پمفلٹ قسم کی کتابیں لکھی تھیں تو ان میں داستان کارنگ نہیں تھا اور وہ بھی اب نہیں ملتیں۔ یہاں ایسا کوئی اس کا شوقین نہیں کہ اس کے پاس یہ مطبوعات ہوں۔ وقار عظیم شاید نشانہ ہی کر سکیں۔

”جوبلی نمبر“ کی پسندیدگی کا شکریہ۔ زیادہ نہیں چھپوایا۔ ایک محدود طبقے میں مقبول آسکتا ہے۔

ڈاکٹر احسن فاروقی سے کو آپ کا خط دیدیا ہے آپ کا افسانہ نمبر تو واقعی اردو افسانے کا انسائیکلو پیڈیا ہے۔ آپ کی ہمت و محنت

نہایت قابلِ داد ہے۔ یہ اردو کی شان ہے کہ آپ جیسے سپوت اسے میسر ہیں۔ خاکسار

شاہد احمد دہلوی

(۵۱)

The Saqi Nama monthly, Karachi 5

کراچی 5-

محترم سلام مسنون

آپ کا جون کا گرامی نامہ پیش نظر ہے میں نقوش کی صد شمارہ تقریب میں لاہور گیا ہوا تھا۔ وہاں سے واپسی میں چند روز سندھ میں ٹھہر گیا تھا۔ ایک دوست کے یہاں آم کھانے کے لیے۔ تصویر ابھی آئی ہے یادگار رہے گی۔ کم گوئی کا عیب مجھ میں بچپن سے ہے اس سے آپ کو ہی نہیں اور بہت سوں کو بھی مغالطہ ہو چکا ہے۔ کوئی بد مزاج سمجھتا ہے۔ کوئی بد دماغ کوئی مغرور اور کوئی بد مغز سمجھتا ہے۔

آپ کے صاحب نے اور آپ نے اس دن کمال ہی کر دیا چنگی بجاتے ہوئے کھانا تیار کر دیا۔ حالاں کہ یہ ہماری بد تمیزی ہوتی کہ ہم بغیر حاضری کے مری سے چلے آتے۔ پھر حسب خلوص سے آپ اور آپ کے صاحب ہم سے ملنے آئے پھر بھلا کیسے فراموش کر سکتے ہیں۔ دیکھیے میں تصویر میں بھی نہیں آ رہا ہوں۔

افسوس ہے کہ بعض وجوہ سے ”ساقی“ تین مہینے سے شائع نہیں ہو سکا اب پرچہ چھپ جائے تو بھیجوں گا امید ہے کہ آپ مع الخیر ہوں گے۔

خاکسار

شاہد احمد

حواشی:

- ۱۔ عبدالقوی دسنوی، مکتوب نگار فراق، من آنم کی روشنی میں، مضمون مشمولہ نقوش، شمارہ ۱۳۲، دسمبر ۱۹۸۴، صفحہ نمبر ۱۷۳۔
- ۲۔ ڈاکٹر سید عبداللہ: ”اردو خط نگاری“، مضمون مشمولہ ”نقوش“، مکتب نمبر، جلد اول، شمارہ ۶۵ اور ۶۶، سال اشاعت ۱۹۵۷، صفحہ نمبر ۱۶۔

خط نمبر ۱:

- ۱۔ شاہد احمد دہلوی کو بڑے خاندان کی کفالت بھی کرنی تھی اس لیے آپ ۱۹۴۹ء میں بحیثیت میوزک سپروائزر ریڈیو پاکستان میں ملازم ہو گئے تھے۔ تنخواہ ۵۰۰ روپے ماہانہ تھی۔ ۱۹۵۲ء میں ریڈیو کے عملے کی تخفیف ہوئی تو شاہد احمد دہلوی کو بھی فارغ کیا گیا۔
- ۲۔ امر و زو سب سے پہلے کراچی میں چھپا۔ یہ پاکستان کا سب سے پرانا روزنامہ ہے جو ۱۹۴۷ء میں لاہور سے چھپا۔ اس میں اردو کے معروف مقبول مصنف لکھتے تھے۔ جیسے مقبول جہانگیر احمد، ندیم احمد قاسمی، انتظار حسین اور شفیق تنویر جو ۱۹۵۰ء سے ۱۹۷۰ء تک لکھتے رہے۔ اب ۲۰۱۶ء میں یہ نیوز پیپر آن لائن اردو زبان میں کراچی سے چھپتا ہے۔

Reference: https://en.wikipedia.org/wiki/daily_imroze, Time 3:28, Date: 6-1-2019

۳ دل کے دروازے پر دوستوں کا حساب۔

دوستوں کے ساتھ کیا حساب جو دل کے قریب ہوتے ہیں دوستوں کے ساتھ کیا حساب و کتاب۔

خط نمبر ۷:

۱ P.E.N جو تمام دنیا کی زبانوں کی انجمن ہے۔

Pen America: The freedom to write Moto Protecting free expression and celebrating literature formation 1922 - type literary society human right organization legal status: Non Profit organization purpose publications advocacy literary awards- Head Quarter New York NY, USA. Location New York city USA coordinates 40727920 N 73 997163 w. Region Eastern-Half of USA Membership Private Official Language English. Resident Jennifer Egan Key people Board of trustees Parent organization PEN international

Affiliations: International freedom of expression exchange wiki / PEN American center. website: Pen.org: Reference https/en wiki pedia / org.

جیل الدین عالی اعزازی سکرٹری بنائے گئے۔ انجمن کی شاخیں پاکستان کے تمام شہروں میں قائم ہیں۔ ہندوستان میں بھی ابھی تک زندہ ہے۔

خط نمبر ۴:

۱ لڑنا جھگڑنا۔ ہاتھ پائی کرنا

۲ باقاعدہ طور پر شروعات کرنا۔ ابتدا کرنا

۳ دیکھیے: خط نمبر ۹۱، حاشیہ نمبر ۱۔

۳ سراسر ظلم، ستم در ستم

خط نمبر ۵:

۱ ساتھ میں نہ آنا۔ محروم و فنا۔ قبرستان پہنچنا۔

۲ شکیلہ اختر: جیلہ بیگم کی سہیلی ہے۔ یہ مشہور افسانہ نویس ہے۔ شکیلہ اختر کی کوئی اولاد نہیں ہے، اس لیے پھولوں سے دل بہلایا کرتی تھی اور گھر میں بہت سارے پھول ہیں۔ شکیلہ اختر، اختر حسین کی بیوی ہے۔ شکیلہ اختر کا ایک تکیہ کلام جملہ تھا۔ ”اچھا“ اچھا سے ایک بات یاد آئی۔ شکیلہ اختر کو لوگ گیت بہت پسند تھے۔ اس لیے ان کو ہزاروں کی تعداد میں لوگ گیت یاد تھے۔ وہ لوگ گیتوں کو یاد کر کے بہت خوش ہوتی تھی۔

۳ افسانہ ”سہارا“ بہت تلاش کے باوجود نہیں مل سکا۔

۴ شاہد احمد دہلوی کا مشہور جملہ ہے جو کراچی سے شائع ہوتا تھا۔ اس ضمن میں سابق کسٹنر ہاشم رضا سید کے تعاون سے شروع کیا گیا تھا۔ پاکستان میں پہلا شمارہ کراچی سے ۱۹۴۸ء ہی شائع ہوا تھا۔ ۱۹۴۳ء میں کاغذ کی گرانی کی وجہ سے ساقی کو عارضی طور پر بند کیا گیا تھا۔ اشرف

صبوحی نے قنصل کا عرصہ دو ماہ بتایا ہے۔ خاتون پروین الہی لکھتی ہیں کہ حالاں کہ حقیقت یہ ہے کہ ۱۹۲۳ء میں ساقی ایک رات کے لیے بھی بند نہیں ہوا تھا۔ یہ تمام پرچے بیدل لاہوری شرف آباد کراچی میں موجود ہیں۔ یہاں اس سال اداروں میں تواتر کے ساتھ کاغذ کی گرانی کا شکوہ کیا جاتا رہا ہے۔ دہلی میں ساقی کا آخری شمارہ ۱۹۲۷ء میں چھپا تھا۔ ساقی رسالہ ۱۹۶۷ء میں شاہد کی نگرانی میں چھپتا رہا پھر اس کی بیوی عالیہ بیگم نے اس کو زندہ رکھنے کی کوشش کی۔

خط نمبر ۶:

- ۱۔ نظام المشائخ: ملا واحدی اور خواجہ حسن نظامی نے مل کر ۱۹۰۸ء میں جاری کیا تھا۔
- ۲۔ خواجہ فضل احمد شیدا، باوجود تلاش کے نہیں مل سکا۔
- ۳۔ دیکھیے: خط نمبر ۸۳، حاشیہ نمبر ۳۔
- ۴۔ واحدی صاحب: سید محمد رتضی، ملا واحدی ۱/۷ مئی ۱۸۸۸ء کو واقعہ کوچہ چلاں میں پیدا ہوئے۔ والد محترم میں محمد مصطفیٰ محکمہ امنہیار میں سب ڈویژنل انسر تھے۔ ابتدائی تعلیم گھر پر حاصل کی۔ پہلے قرآن کریم کی تعلیم حاصل کی پھر عربی اور فارسی بھی پڑھی۔ پڑھنے میں آپ کو زیادہ دل چسپی نہیں تھی اس لیے تین مرتبہ میٹرک کے امتحان میں فیل ہوئے۔ آپ کی ملاقات جب خواجہ حسن نظامی سے ہوئی۔ ۱۹۳۷ء میں آپ پاکستان میں ہجرت کر کے آئے۔ پہلے راولپنڈی پھر لاہور اور کراچی منتقل ہوئے۔
- روزنامہ انجام کے مالک عثمان آزاد صاحب تھے۔ ملا واحدی کا ماضی عالی شان دیکھ کر آپ نے اخبار کی نیچری آپ کے حوالے کر دی۔ ملا واحدی نے خواجہ نظامی سے مل کر نظام المشائخ آگست ۱۹۰۸ء میں جاری کیا تھا۔ آپ ۲۲ / اگست ۱۹۹۶ء کو اپنے حقیقی مالک سے جا ملے۔ آپ کی آخری آرام گاہ پاپوش نگر قبرستان میں ہے۔ آپ کی مشہور تصانیف ”میرے زمانے کی دلی“، بزم فرید وغیرہ وغیرہ۔

خط نمبر ۷:

- ۱۔ ڈاکٹر سید عبداللہ: اردو و فارسی اور عربی زبان و ادب کے نامور استاد، ادیب، محقق، نقاد، مصنف، ماہر غالبیات اور اقبالیات، ”ادبیات فارسی میں ہندوؤں کا حصہ“ کے موضوع پر مقالہ لکھ کر ۱۹۳۵ء میں پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ متہم شعبہ عربی پنجاب یونیورسٹی لاہور ۱۹۳۳ء تا ۱۹۳۸ء۔ استاد شعبہ اردو اور نیشنل کالج لاہور ۱۹۴۰ء تا ۱۹۶۶ء۔ پرنسپل اور نیشنل کالج لاہور ۱۹۵۴ء تا ۱۹۶۶ء۔ استاد صدر شعبہ، پنجاب یونیورسٹی، لاہور، ۱۹۶۲ء۔ مدیر تاریخ: ادبیات مسلمانان پاک و ہند، ۱۹۶۵ء، ۱۹۶۶ء۔ صدر نشین و مدیر اعلیٰ: اردو دائرہ معارف اسلامیہ پنجاب یونیورسٹی لاہور، ۱۹۶۶ء تا ۱۹۸۶ء۔

تنقیدی کتب: The spirit and substance of Urdu prose under the influence of Sir Syed, 1940

Syed, 1940 ادبیات فارسی میں ہندوؤں کا حصہ، ۱۹۲۴ء۔ شعرائے اردو کے تذکرے اور تذکرہ نگاری کا فن، ۱۹۵۲ء۔ نقد میر ۱۹۵۸ء۔ ولی سے اقبال تک ۱۹۵۸ء۔ سرسید احمد خان اور ان کے نامور رفقاء کی اردو نثر کا فنی اور فکری جائزہ، ۱۹۶۰ء۔ طیف غزل (کلاس لیکچر، ۱۹۶۳ء)۔ طیف نثر (کلاس لیکچر، ۱۹۶۴ء)۔ میر امن سے مولوی عبدالحق تک، ۱۹۶۵ء۔ چند نئے اور پرانے شاعر، ۱۹۶۵ء۔ مباحث تنقیدی مضامین ۱۹۶۵ء، اشارات تنقید ۱۹۶۶ء، اردو ادب کی ایک صدی ۱۹۵۷ء تا ۱۹۶۶ء، اعتراف غالب ۱۹۶۸ء، بحث و نظر ۱۹۶۸ء،

سخن ور نئے اور پرانے ۱۹۷۶ء، وجہی سے عبدالحق تک ۱۹۷۷ء، اقبالیات: مقامات اقبال ۱۹۵۸ء، طیف اقبال کلاس لیکچر ۱۹۶۳ء، سہل اقبال ۱۹۶۹ء، شیخ اکبر اور اقبال، مسائل اقبال ۱۹۷۴ء، مکتب اقبال ۱۹۸۱ء، مطالعہ اقبال کے چند نئے رخ ۱۹۸۴ء، اعجاز اقبال مضامین و مقالات۔ دیگر کتب تعلیمی: خطبات اور دوسرے مضامین کا مجموعہ، درخت اور درتپے، ہلکے پھلکے مضامین، پاکستان میں اردو کا مسئلہ ۱۹۷۶ء، پاکستان تعبیر اور تعبیر ۱۹۷۷ء، کلچر کا مسئلہ ۱۹۷۷ء، فارسی زبان و ادب ۱۹۷۹ء، اردو تراجم تعلیم کے مقاصد، (الفرناتھ واٹس ہیڈ کی کتاب Amis of education) کا ترجمہ۔

اعزازات: پروفیسر امیر طس، ہلال امتیاز، صدارتی تمغہ برائے حسن کارکردگی۔

ولادت: حکیم نور احمد شاہ۔ ولادت: ۱۵ / اپریل ۱۹۰۶ء مانسہرہ، پاکستان۔ وفات: ۱۴ / اگست ۱۹۸۶ء، لاہور
تدفین: گلشن راوی لاہور۔ ماخذ: ڈاکٹر سید عبداللہ شخصیت اور فن

۲ جس کے ساتھ کام کرنے والے ذمہ دار لوگوں کا گروپ جو رکاوٹ بناتے ہیں خاص طور پر بین الاقوامی تنظیموں کا۔
خط نمبر ۸:

۱ دیکھیے: خط نمبر ۱۹ کا حاشیہ نمبر ۲۔

۲ شاہد احمد نے محمد طفیل کے کہنے پر مرزا محمد سعید کو خط لکھا تھا لیکن مرزا محمد سعید لکھنے اور پڑھنے سے کتراتے تھے کیوں کہ ساری زندگی میں کمایا اور شہرت حاصل کی۔ اب مرزا صاحب کو اس کی ضرورت نہیں ہے۔

۳ Matter of Fact

Unemotional practical definition not showing feelings or emotions especially in situation when emotion would be expected (2) not showing feelings or emotions.

خط نمبر ۹:

۱ نقوش میں میر نمبر شمارہ ۱۲۵، ۱۲۶ اور ۱۳۱ کی صورت میں شائع ہوا۔ شمارہ نمبر ۲۵، ۲۵ / اکتوبر ۱۹۸۰ء میں شائع ہوا۔ شمارہ نمبر ۲۶، ۱۹۸۰ء میں اور شمارہ نمبر ۱۳۱، ۱۹۸۹ء میں منظر عام پر آیا۔

۲ بیگاری جنوں کو ہے سر بیٹھنے کا شغل جب ہاتھ ٹوٹ جائیں تو پھر کیا کرے کوئی یہ بتاؤ جب ہاتھ ٹوٹ جائیں تو کوئی کیا کرے۔ ظاہر ہے کہ سر بیٹھنا ایسا شغل نہیں ہے جس سے مفید نتیجہ برآمد ہو سکے۔ لیکن بے چارگی کا ایسا دور بھی آسکتا کہ یہ مشغلہ جاری رکھنے کی صورت ناپید نہیں ہونی چاہیے۔ (غالب)

خط نمبر ۱۰:

۱ بڑی کوشش کے باوجود نہیں مل سکا۔

۲ جو نا تھن سوئفٹ ایک مضمون ساز سیاسی پہلو کا شاعر اور عالم تھا جو سینٹ پیٹرک کیتھولک ڈالن کے ڈین بھی بن گئے۔

(1) Gullivers Travells. (2) A Modest Proposal. (1)

۳

(3) A Tale of Tub and History Martu

خط نمبر ۱۱:

۱۔ یونیورسٹی آف راج شاہی کوراج شاہی یونیورسٹی بھی کہا جاتا ہے یہ بنگلہ دیش کی دوسری بڑی یونیورسٹی ہے جو بنگلہ دیش کے شمال مغرب میں واقع ہے۔ یہ یونیورسٹی ۱۹۵۳ء میں کھلی تھی اس میں ۵۸ ڈپارٹمنٹ ہیں۔ راج شاہی یونیورسٹی ۷۵۳ ایکڑ پر مشتمل ہے جس میں ۲۵۰۰ طالب علم ہیں اور ایک ہزار ایکڈمک آفیسر تعلیمی اسٹاف ہے۔ اس یونیورسٹی کے ہوسٹ پروگرام میں انجینئرنگ، آرٹس، لاء، سائنس، ایگریکلچر، سوشل سائنسز، اور میڈیکل سائنسز ہیں۔

میڈیکل سائنس میں اس یونیورسٹی کا مین کمپس موم شرق کی طرف ہے۔ راج شاہی یونیورسٹی کے کچھ فاصلے پر ورننداریسرچ میوزیم ہے۔ ۱۹۶۰ء میں راماپر ساد میوزیم کو اس یونیورسٹی کا حصہ بنایا گیا۔ اس یونیورسٹی کے پہلے وائس چانسلر اترا حسین زبیری تھے۔ جو ۱۹۵۳ء سے ۱۹۵۷ء تک رہے۔ اس یونیورسٹی کے موجودہ وائس چانسلر محمد عبدس سبحان ہیں۔ اس یونیورسٹی کے ۳۲ وائس چانسلرز گذر چکے ہیں۔

خط نمبر ۱۲:

۱۔ سلیم چغتاری: کوشش کے باوجود نہیں مل سکا۔

۲۔ فسانہ چارہ گر: کوشش کے باوجود نہیں مل سکا۔

خط نمبر ۱۳:

۱۔ حکیم محمد یوسف ممتاز صفائی، اردو ادب کا مترجم، طبیب، منصف، بانی مدیر ماہ نامہ ”نیرنگ خیال“، ۱۹۲۴ء۔ نیرنگ خیال نے اقبال نمبر ۱۹۳۲ء میں شائع کیا۔ دیگر کئی رسالے بھی شائع کیے: مصنف، دو شیزہ، اتاترک، صنف نازک، مجلس خلوت، طب محفی، صنعت اکبر۔ اعزاز: صدیقی تمغہ برائے حسن کارکردگی۔ ولدیت: میاں بدرالدین، حسن گجرات، پنجاب۔ ولادت: ۳/ جون ۱۸۹۲ء، لاہور۔ وفات: ۱۸/ جنوری ۱۹۸۱ء، راولپنڈی۔ تدفین: قبرستان عید گاہ راولپنڈی۔ مآخوذ: لوح مرزا اقبالیات نیرنگ خیال۔

۲۔ چودھری افتخار صاحب: افتخار عارف پاکستان سے تعلق رکھنے والے ممتاز شاعر، سابق صدر نشین: مقتدرہ قومی زبان، سابق چیئرمین: اکادمی ادبیات پاکستان، سابق سربراہ: اردو مرکز لندن۔ تہران میں آپ ای سی او کے ثقافتی ادارے کے سربراہ رہ چکے ہیں۔ اس وقت مقتدرہ قومی زبان کے چیئرمین کے عہدہ پر فائز ہیں۔ پیدائش: ۱۹۴۳ء پیشہ: شاعری۔ قومیت: پاکستانی۔ نمایاں کام: مہر و نیم، حرف باریاب، جہاں معلوم کتاب دل و دنیا، اہم اعزازات: فیض انٹرنیشنل ایوارڈ ۱۹۸۸ء، وثیق اعتراف ۱۹۹۴ء۔ بابائے اردو ۱۹۹۵ء۔ نقوش ایوارڈ ۱۹۹۴ء۔ تمغہ حسن کارکردگی ۱۹۸۹ء۔ ستارہ امتیاز ۱۹۹۹ء۔ ہلال امتیاز ۲۰۰۵ء۔

۳۔ یہ زمانہ صرف دکھاوے کا ہے

یہاں کے لوگ نمود و نمائش کے قائل ہیں

۴۔ نیرنگ خیال: نیرنگ خیال جیسا کہ اس کے مندرجات سے واضح ہے کہ تیرہ تمثیلی مضامین پر مشتمل ہے۔ پہلے پہل اس کو دو حصوں میں شائع کیا گیا تھا۔ حصہ اول پہلے سات مضامین اور دوسرا حصہ پانچ مضامین پر مشتمل تھا۔ پہلا حصہ: ۱۸۸۰ء میں شائع ہوا اور دوسرا حصہ آزاد کی وفات کے بعد تیرہ سال بعد ۱۹۲۳ء میں شائع ہوا۔ نیرنگ خیال مغرب کے نثری ادب سے اردو دان طبقے کو روشناس کروانے کی

پہلی باقاعدہ کوشش تھی۔ بقول آزاد: اب تک جو کچھ انھوں نے لکھا ہے حکومت کے ایماء پر لکھا ہے۔ نیرنگ خیال ان کی ذاتی امنگ اور شوق کی پیداوار ہے۔ نیرنگ خیال انیسویں صدی کے ریلوے کے بدلتے ہوئے ادبی ذوق کی ترجمانی کرتے ہیں۔

خط نمبر ۱۴:

۱۔ ممتاز برنی: معروف اردو شاعر تھے۔ وفات: ۶/ نومبر ۲۰۰۱ء۔ ماخذ: پ۔ ک۔ م۔ س۔

۲۔ دیکھیے: خط نمبر ۵۰ کا حاشیہ نمبر ۳۔

خط نمبر ۱۵:

۱۔ دیکھیے خط نمبر ۱۰۱ کا حاشیہ نمبر ۲۔

۲۔ اختر حسین صدرا، نجم ترقی کراچی ۱۹۶۲ء سے ۱۹۸۳ء معروف، بورڈ کریٹ، سابق چیف سیکریٹری پنجاب، سابق سکرٹری وزارت دفاع حکومت پاکستان، گورنر مغربی پاکستان ۱۹۵۷ء سے ۱۹۶۰ء تک۔ چیف الیکشن کمیشن ۱۹۶۲ء، وفاقی وزیر اطلاعات و نشریات، وفاقی وزیر تعلیم و امور کشمیر۔ اولین چیئرمین نیشنل پریس ٹرسٹ۔ اعزازات: ہلال پاکستان، ڈاکٹر آف لاء جامعہ پنجاب لاہور۔ ولدیت: عبدالحسین۔ ولادت: یکم مارچ ۱۹۰۲ء برہان پور۔ وفات: ۱۵/ جولائی ۱۹۸۳ء۔ تدفین: میوہ شاہ قبرستان، کراچی۔ ماخذ: خ۔ ک۔ زندگی نامہ: ۳۶۰ دن۔

۳۔ نواب کالا باغ: نواب آف کالا باغ، ملک امیر محمد خان ۸۲ جنوری ۱۹۱۰ء کو کالا باغ میں پیدا ہوئے۔ آکسفورڈ یونیورسٹی میں تعلیم پائی۔ ان کا شمار ملک کے بڑے جاگیرداروں میں ہوتا تھا۔ انھوں نے زرعی پیداوار بڑھانے کے لیے کاشت کاروں کے جدید طریقوں اور آکسفورڈ یونیورسٹی کی تعلیم سے فائدہ اٹھایا۔ ۱۹۵۸ء کی مارشل لاء کے بعد جب ملک میں زرعی اصلاحات نافذ ہوئیں تو انھوں نے کالا باغ کی زرعی جائیداد میں سے بانس ہزار ایکڑ سے زیادہ زمین زرعی کمیشن کے سپرد کر دی۔ مارشل لاء سے پہلے کی قومی اسمبلی اور صوبائی اسمبلی کے رکن تھے۔ سابق حکومتوں کی طرف سے دوبارہ عہدوں کی پیش کش ہوئی۔ ایک دفعہ مرکزی وزارت اور دوسری دفعہ گورنری ملی۔ لیکن انھوں نے قبول نہیں کیا۔ ۹/ نومبر ۱۹۵۸ء کو پی آئی ڈی سی کے صدر مقرر ہوئے۔ یکم جون ۱۹۶۶ء میں مستعفی ہوئے۔ یہ پنجاب میں صدر ایوب کی اصل طاقت تھے۔ ۶۲/ نومبر ۱۹۶۷ء کو ان کا اپنے بیٹے سے جھگڑا ہوا تو بیٹے نے انھیں پانچ گولیاں مار دیں اور قتل کر دیا۔

خط نمبر ۱۶:

۱۔ ہنگام نزع گریہ یہاں بے کسی کا تھا

تم ہنس پڑے یہ کون سا موقع ہنسی کا تھا

اٹھانا میری گور سے دشمن بھی بیٹھ کر

کیا عالم آج ہائے میری بے کسی کا

کیا عالم آج ہائے میری بے کسی کا

کچھ آدمی ریاض عجب دل لگی کا تھا

یہ اپنی وضع اور دشنام سے فروش

سن کے یہ جو پی گئے یہ مزہ مفلسی کا تھا

خط نمبر ۱۷:

۱۔ عزیز احمد ۱۱/ نومبر ۱۹۳۱ء کو بارہ بنگلی میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۴۳ء میں حیدر آباد دکن سے بی اے کیا اور لندن چلے گئے۔ ۱۹۳۸ء میں سڈنی یونیورسٹی سے بی اے کیا اور جامعہ عثمانیہ میں انگریزی کے لیکچرار مقرر ہوئے۔ یہاں ترقی کرتے ہوئے پروفیسر بن گئے۔ ۱۹۴۹ء میں پاکستان آئے تو حکومت پاکستان کے فلم اور مطبوعات محکمے میں ڈائریکٹر مقرر ہوئے۔ اس محکمے سے ۱۹۵۷ء تک وابستہ رہے۔ ۱۹۵۷ء میں لندن یونیورسٹی کے اسکول آف اورینٹل اور افریقن اسٹڈیز میں لیکچرار مقرر ہوئے۔ ۱۹۶۲ء میں وہ ٹورانٹو یونیورسٹی (کینیڈا) سے شعبہ اسلامیات سے ایسوسی ایٹ پروفیسر کی حیثیت سے منسلک ہوئے۔ ۱۹۷۲ء میں لندن یونیورسٹی نے انھیں ڈی لٹ کی ڈگری عطا کی اور رائل یونیورسٹی آف کینیڈا نے انھیں فیلو مقرر کیا۔ ۴۱/ دسمبر ۸۷ء کو سرطان کے موذی مرض میں وفات پائی۔

۲۔ ط۔ بی۔ علت [ع۔ ا۔ مونث] مزاج، فطرت، عادت

ق۔ ت۔ ضا [ع۔ ا۔ مذکر] خواہش کرنا۔ تقاضا کرنا

۳۔ صد شاہین: اردو ادیب، افسانہ نگار، نقاد، دانش ور، بانی مجلہ ”نیادور“، بنگلور۔ وزارت اطلاعات و نشریات کے سابق اعلیٰ افسر۔ خاوند: ممتاز شیریں (ممتاز اردو ادیبہ) وفات: ۷۲/ مئی ۱۹۹۶ء، کراچی۔ تدفین: کراچی۔ ماخذ: جنگ کراچی ۸۲ مئی ۱۹۹۶ء۔

خط نمبر ۱۸:

۱۔ عصمت بیگم کی ماموں زاد بہن اور تشکیلہ اختر کی سہیلی تھی۔

۲۔ شاہد احمد کے دوست اور جلیلہ کے بھائی تھے۔

۳۔ دیکھیے خط نمبر ۳۴ کا حاشیہ نمبر ۲۔

خط نمبر ۱۹:

۱۔ نظر ثانی کرنا۔ معائنہ کرنا۔ دوبارہ لکھنا۔ غور کرنا۔

۲۔ رسوا کرنا یا بدنام ہونا۔

۳۔ جب کسی کام کی ابتدا کی ہے تو پھر نفع اور نقصان کا کیا سوچنا۔ جب کسی کام کی ابتدا کی ہے تو منفعت زیاں کا کیا سوچنا۔

خط نمبر ۲۰:

۱۔ فرانسس برنیئر پیشے کے لحاظ سے ڈاکٹر تھا۔ یہ فرانس کارہننے والا تھا۔ یہ ۱۶۸۸ء میں ہندوستان آیا اور ۱۶۷۰ء تک بارہ سال ہندوستان میں رہا۔ یہ شاہ جہاں کے دور کے آخری دن تھے۔ برنیئر طبی ماہر تھا۔ یہ مختلف سیاسی خاندانوں سے ہوتا ہوا اس مغل دربار تک آپہنچا برنیئر نے شاہ جہاں کو اپنی نظروں کے سامنے بے اختیار ہوتے اور صاحبزادے اور نگزیب کے ہاتھوں قید ہوتے دیکھا۔ اپنے بیٹوں، بھائیوں دارالشکوہ، سلطان شجاع اور مراد بخش سے جنگیں دیکھیں اور بادشاہ کے ہاتھوں بھائیوں اور ان کے خاندانوں کو قتل ہوتے بھی دیکھا۔ فرانسس برنیئر نے واپس جا کر ہندوستان کے بارے میں یہ سفر نامہ ۱۶۷۱ء میں پریس سے شائع کیا۔

۲۔ دیکھیے: خط نمبر ۹۵ کا حاشیہ نمبر ۳۔

۳۔ برنی صاحب: ممتاز برنی صاحب، معروف اردو شاعر، وفات: ۶/ نومبر ۲۰۰۱ء، ماخذ پک۔ م۔ س۔

- ۴۔ ۱۔ وقت کی اتار چڑھاؤ کی مناسبت سے
۲۔ حالات کے مد و جزر کو دیکھتے ہوئے
- ۵۔ لاہور نمبر نقوش کا لاہور نمبر، شمارہ ۲۹، فروری ۱۹۶۲ء میں منظر عام پر آیا۔ جس میں لاہور کی نو سو سال جامع مسجد اور مستند تاریخ جمع کی گئی ہے۔
- ۶۔ آپ کے اس کارنامہ پر اور آپ کی ہمت مردانہ کہنے اور سننے کے قابل ہے۔ میں ملازمت سے سبکدوش ہوئے۔ ہاشم رضا کو اعلیٰ کارکردگی کے اعتراف میں ستارہ امتیاز اور قائد اعظم ستارہ پاکستان کے اعزازات
- خط نمبر ۲۱:
- ۱۔ موٹا موٹا خرچ: بڑا بڑا خرچ، بڑی چیزوں کا حساب۔
- خط نمبر ۲۲:
- ۱۔ مجلس عاملہ: اسم نکرہ، عام اجتماعات، عمومی محفلیں۔
- ۲۔ دیکھیے: خط نمبر ۴۲ کا حاشیہ نمبر ۱۔
- ۳۔ دیکھیے: خط نمبر ۹۵ کا حاشیہ نمبر ۳۔
- ۴۔ دیکھیے: خط نمبر ۱۹ کا حاشیہ نمبر ۱۔
- ۵۔ ڈول ڈال دینا۔ ریت قائم کرنا۔ بنیاد رکھنا۔ Trend - آغاز کرنا۔ عندیہ دینا۔
- خط نمبر ۲۴:
- ۱۔ محمد طفیل کو انجمن گلڈ کا صدر متعین ہونے پر مبارک باد ہو۔ گلڈ کو بوڑھے اور کمزور لوگوں کی ضرورت نہیں ہے۔
- خط نمبر ۲۵:
- ۱۔ جنگ نمبر: بہت کوشش کے باوجود نہیں مل سکا۔
- ۲۔ رسالہ ”ساقی“ شاہد احمد کا مشہور مجلہ ہے۔ جو کراچی سے شائع ہوتا تھا۔ سابق ڈپٹی کمشنر ہاشم رضا سید کے تعاون سے کیا۔ پاکستان میں پہلا شمارہ یہاں سے شائع ہوا تھا۔
- ۳۔ شاہد احمد دہلوی کی علالت کا سلسلہ ۱۹۶۵ء کے اواخر میں شروع ہوا۔
- خط نمبر ۲۶:
- ۱۔ موافقت و توصیف کرنا۔ حمایت اور تعریف کرنا۔
- ۲۔ دیکھیے: خط نمبر ۷۸ کا حاشیہ نمبر ۱۔
- ۳۔ جوش اور شاہد احمد کے اختلاف بے حد درجے تک بڑھ گئے۔ وہ ایک دوسرے کے لیے بہت کچھ لکھتے تھے۔ شاہد صاحب نے طفیل صاحب کو لکھا ہے کہ آپ بے رورعبیت ہم دونوں کے بارے میں لکھ دیجیے۔ آپ مجھے بھی جانتے ہیں اور جوش صاحب کو بھی۔ اس ”جواب“ کا ”جواب“ ساقی کا جوش نمبر ہوگا۔

۴ قدوسی صاحب: ممتاز صحافی اردو ادب، شاعر، افسانہ نگار، دانشور، روزنامہ ڈان چیئر مین مارنگٹ نیوز، اور سول اینڈ ملٹری گزٹ سے وابستہ رہے۔ سابق مدیر پندرہ روزہ ”استقلال“، کوئٹہ و ”قتیل“، لاہور روزنامہ ”انجام“، کراچی، سابق مدیر اعلیٰ روزنامہ ”شہباز“، پشاور۔ افسانوی مجموعے: زلزلے، ولولے، کروٹیں، چھالے۔ معروف صحافی شاہین صہبائی کے والد محترم، ولدیت: رسالدار عبدالقدیر خان۔ ولادت: ۱۹۱۰ء۔ وفات: جون ۱۹۸۵ء۔ تدفین کراچی۔ ماخذ: ”سب رس“، کراچی اگست ۱۹۸۵ء۔

۵ جالبی صاحب: ڈاکٹر جمیل جالبی، ۱۹۲۹ء کو علی گڑھ میں پیدا ہوئے۔ ان کے اجداد میں ایک بزرگ یوسف زئی پٹھان قبیلے سے تعلق رکھتے تھے اٹھارویں صدی میں سوات سے ہجرت کر کے ہندوستان آئے تھے۔ اس کے والد محترم محمد ابراہیم میرٹھ میں پیدا ہوئے۔ جالبی کے نانامرزا احمد بیگ بنیادی طور پر انجینئر تھے۔ انھوں نے شاہ ولی اللہ کے فارسی مکاتیب مرتب کرا کے سہارنپور سے شائع کیے تھے۔ جالبی نے ہندوستان اور پاکستان سے مختلف شہروں سے تعلیم حاصل کی تھی۔ ۱۹۴۳ء میں سہارن پور سے میٹرک کیا بعد میں میرٹھ کالج سے ایف اے اور بی اے کی ڈگریاں حاصل کیں۔ وہ جب فرسٹ ایئر میں تھے تو اپنے نام کے ساتھ جالبی کا اضافہ کر لیا تھا۔ سید جالب دہلوی اور جمیل جالبی کے دادا دونوں ہم زلف اور سنگے بھائی بھی تھے۔ جمیل جالبی کی تصانیف غزلیں، دوہے، گیت وغیرہ وغیرہ۔

۶ سخت مزاج کی سزا۔۔۔ ہے
۔۔۔ مار مار کر ہلاک کرنا۔

خط نمبر ۲:

۱ آزادی کو کوئی پسند نہیں کرتا، حقارت سے دیکھنا، حقیر سمجھنا، خفا یا ہلاک ہونا۔

خط نمبر ۲۸:

۱ اب کیا بد مزاجی ہوگی۔ اب کیا غصہ کریں گے۔ اب کس ناتے خش گلیں ہوں گے
۲ دیکھیے: خط نمبر ۵۱۱ کا حاشیہ نمبر ۳۔

۳ جوش اور شاہد دہلوی ایک دوسرے پر بہت سارے مضامین لکھتے تھے۔ ان کو ایک دوسرے سے نفرت ہو گئی تھی تو شاہد احمد نے محمد طفیل کو کہا کہ آپ بے لاگ ہو کر مضامین پر تبصرہ کریں۔ اور جھگڑے کو ختم کروادیں۔ آپ ہی موزوں شخص ہیں۔ اس جھگڑے کو ختم کروانے کے لیے۔

۴ خفا ہونا، بیزار ہونا، چڑچڑا ہونا۔

۵ جناب: محمد طفیل کے مشہور ترین خاکوں میں سے ایک ہے۔ آپ کی یہ کتاب ۱۹۶۱ء میں شائع ہوئی۔ جن شخصیات کے خاکے ہیں۔ اس کتاب میں ان کے نام درج ذیل ہیں: مولوی عبدالحق، پطرس بخاری، اختر شیرانی، شکیلہ اختر، مدیر نقوش، قاضی عبدالوقار، یگانہ چنگیزی، ڈاکٹر محمد باقر، مجاز لکھنوی، حمید احمد خان، مرزا ادیب، بلونت سنگھ، عشرت رحمانی، ظہیر کاشمیری، قدرت اللہ شہباز، قیوم نظر، ابراہیم جلیس، سیف الدین سیف، اے حمید، اشفاق احمد، ناصر کاظمی۔

۶ محترم: ایک سفر نامہ: ایک تذکرہ۔ یہ کتاب ۱۹۶۸ء میں شائع ہوئی۔ اس کتاب میں سندھ کا سفر نامہ اور کچھ شخصیات کے تذکرے ہیں۔ جن شخصیات کے تذکرے ہیں ان کے نام درج ذیل ہیں: جوش ملیح آبادی، ایوب حسن، ریاض انور، شوکت صدیقی، ڈاکٹر نبی بخش خان بلوچ، حسام الدین راشدی، صہبا لکھنوی، آفاق صدیقی، محسن بھوپالی، انصار ناصر، حفیظ ہوشیار پوری، ماہر القادری، حمید نسیم، ابن انشاء، جمیل الدین عالی، ہاجرہ مسرور، شاہد احمد دہلوی۔

خط نمبر ۳۰:

- ۱۔ آپ کا پر خلوص پیغام پہنچا تو مجھے بڑی شرمندگی ہوئی اور میں نے اپنے اوپر/خود پر ملامت کی۔ آپ کو معلوم ہے کہ ہاتھ ان کا تنگ ہوا پڑا ہے۔ گزارہ بڑی مشکل سے ہو رہا ہے۔ اس لیے ہفتہ والے مضامین کے لیے لکھنا پڑتا ہے۔ جس سے کچھ پیسے مل جاتے ہیں۔
- ۲۔ نفرین: نف: رین [ع: ا] مونسٹ [لامنت: پھٹکار: لعنت: گلا شکوہ
- ۳۔ شاہد احمد دہلوی نے اخبار ”انجام“ سے ہفتہ وار مضمون لکھنے کا معاہدہ کیا ہوا تھا۔ کیوں کہ اخبار سے کچھ پیسے مل جاتے تھے تو گھر کا گزر سفر چل سکتا تھا۔ اسی لیے شاہد احمد نے شکوہ کیا ہے کہ مجھے اس اخبار سے ہفتہ وار مضمون لکھنا ہے میں اس کو چھوڑ بھی نہیں سکتا۔

خط نمبر ۳۱:

- ۱۔ دیکھیے: خط نمبر ۳۸ کا حاشیہ نمبر ۱۔
- ۲۔ آپ کے بغیر وفادہ ہوا ہے۔ اس کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ اس لیے آپ کا ہونا لازمی ہے۔
- ۳۔ شکر بجالانا۔ آپ کی شرکت سے اگر سب کا یا کسی اور کا بھی بھلا ہو جائے تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کروں گا۔
- ۴۔ مظہر خیری: بے باک اور ممتاز صحافی، ادب نواز، ادیب ساز اور سخن پرور مظہر الحق خیری ۱۹۱۲ء کو مصور غم علامہ راشد الخیری کے خانوادے میں پیدا ہوئے۔ مظہر خیری تعلیم مکمل کرنے کے بعد ۱۹۳۸ء میں وزارت دفاع جن کا دفتر دہلی میں تھا ملازم ہو گئے۔ لیکن ادب تحریر و نگارش کا شوق انھیں زمانہ طالب علمی سے تھا۔ سرکاری ملازمت سے فرائض انجام دینے کے ساتھ ساتھ انھوں نے اپنے بھائی احسان الرحمن کے نام سے ایک جریدہ ”باغی“ نکالا جو آزادی ہند کا علم بردار تھا۔ یہ زمانہ ”روزنامہ جنگ“ دہلی کی اشاعت کا ابتدائی دور تھا۔ ”باغی“ کے اداری اور سنگل کالموں کی لاگ اور حق گوئی نے اسے خاصا تند و تیز بنا دیا تھا۔ چنانچہ اس تاز پائند تنقید اور حق گوئی کو حکومت وقت برداشت نہ کر سکی اور اس اخبار کو ضبط کر دیا۔ ”باغی“ کے ضبط ہونے کے بعد انھوں نے ایک ماہ نامے کا ڈیپلکیشن لے کر ایک رسالہ ”ارمان“ کے نام سے جاری کر دیا۔ سرکاری فرائض کی انجام دہی سے بچ جانے والا وقت وہ اپنے علمی و ادبی مشاغل میں گزارتے تھے اور یہ مشغلہ زندگی کے آخری وقت تک جاری رہا۔ ۱۹۴۷ء میں سرکاری ملازمت سے پاکستان یا ہندوستان کے بارے میں استفسار کیا گیا تو انھوں نے پاکستان کا انتخاب کیا۔ کراچی آکر وہ حکومت پاکستان کے محکمہ سائبر بیورو سے منسلک ہو گئے۔ یہاں آکر انھوں نے ایک اور ماہ نامہ ”جام نو“ کی اشاعت کا آغاز کیا جس سے بہت ہی جلدی ترقی کی۔ ”جام نو“ کے اجرا سے قبل مظہر خیری ریڈیو پاکستان سے بحیثیت ڈرامہ نویس اور صدا کار بھی وابستہ رہے۔ نئے لکھنے والے افسانہ نگار، شعر اور ناقدین اور محققین کو بھی ”جام نو“ کے ذریعے متعارف کرایا۔ ”جام نو“ نے کئی نمبر نکالے۔ قائد ملت نمبر، اقبال نمبر، جگر نمبر، دس سالہ شوکت رانا صاحب اور ایم ایم نبی تاریخ ادب میں یادگار ہیں۔ مظہر خیری نے نظم اور غزلیں بھی لکھیں جو ”جام نو“ میں چھپی تھیں۔ مظہر خیری نے ادب کو پروان چڑھانے میں انتھک محنت کی۔ آخر وہ عارضہ قلب میں مبتلا ہو گئے اور ۱۹/فروری ۱۹۷۳ء کو دار فانی سے کوچ کر گئے۔

موج ساحل سے کھیلنے والے

کبھی طوفان سے آشنا نہ ہوئے

لاکھ غم ہیں مگر ظرف کی بات ہے

اشک آنکھوں میں رونما نہ ہوئے

۳ ہمیں آپ کی ضرورت ہے کسی اور کی نہیں۔

خط نمبر ۳۲:

۱ کافی کوشش کے باوجود نہیں مل سکا۔

۲ پروفیسر شیخ چاند حسین: اردو ادیب، محقق، مشرقی زبانوں کے عالم، مرتبہ کیف ریاض الانشاء، مثنوی پھول بن خاور نامہ۔ اعزاز: تمغہ

پاکستان (ایوب دور)۔ ولدیت: محمد حسین اللہ بخش۔ ولادت: ۱۰/اکتوبر ۱۹۰۷ء احمد نگر بھارت۔ وفات: ۲۲/جون ۱۹۸۲ء کراچی۔

تدفین: میوہ شاہ قبرستان، کراچی۔ ماخذ: دبستانوں کا دبستان کراچی ۳۔

۳ ملنے کا موقع دیں۔ شرف ملاقات کا موقع دیں۔ ہمارے وفد کو رسائی کا موقع دیں۔ ملنے کا موقع دیں۔

خط نمبر ۳۳:

۱ ثانی (ثانی) [نی] ع۔ صف [دوسرا، مانند، نظیر، مقابل، جوڑ۔

۲ دیکھیے: خط نمبر ۱۰۳ کا حاشیہ نمبر ۳۔

۳ محمد ایوب خان، پیدائش: ۱۴/مئی ۱۹۰۷ء ریحانہ نزدہری پور۔ وفات: ۱۹/اپریل ۱۹۷۸ء۔ پاکستان کے سابق صدر، فیلڈ مارشل اور سیاسی

رہنما تھے۔ وہ فوج میں سب سے کم عمر اور سب سے زیادہ رینکس حاصل کرنے والے فوجی ہیں۔ وہ تاریخ میں پاکستان کے سب سے پہلے

آمر کے طور پر جانے جاتے ہیں۔ جنھوں نے ۱۹۵۸ء میں سویلین حکومت بنا کر پاکستان میں مارشل لاء لگایا تھا۔ ایوب خان کو ہلال پاکستان

اور فیلڈ مارشل کے خطابات حاصل ہوئے تھے۔

۴ آپ بیتی نمبر، شمارہ ۱۰۰، دو جلدوں میں ۱۹۶۴ء میں منظر عام پر آیا۔ سال ۱۹۶۴ء کی مناسبت سے اس کے صفحات کی تعداد بھی ۱۹۶۴ء

رکھی گئی۔

۵ دیکھیے: خط نمبر ۲ کا حاشیہ نمبر ۵۔

۶ دیکھیے: خط نمبر ۲ کا حاشیہ نمبر ۶۔

خط نمبر ۳۴:

۱ نا۔ [ہ ف] نہ۔ نہیں۔ علامت نفی۔ جس کا نہ کہنا بہتر ہو۔ شرم ناک باتیں۔ وہ بات جو کہنے کے قابل نہ ہو

۲ شاہد احمد دہلوی اور جوش نے ایک دوسرے پر مضامین کی بوچھاڑ کر دی تھی۔ لوگ کہتے تھے کہ محمد طفیل شاہد احمد کی صرف تعریف

کرتے ہیں جوش کی نہیں۔ اس لیے محاکمہ لکھ کر اس معاملے کو ختم کریں۔

خط نمبر ۳۹:

۱ میں حساب کتاب کے بارے میں کم جانتا ہوں۔ مجھے حساب کتاب نہیں آتا

خط نمبر ۴۰:

۱ دیکھیے خط نمبر ۳۸ کا حاشیہ نمبر ۱۔

۲ کل رات ۴ بجے ان کا تار آیا تھا

Regret will not be possible for me to attend inauguration session in Dacca february
دہلوی نے الطاف گوہر صاحب کو اجلاس کی صدارت کے لیے دعوت نامہ بھیجا تھا۔ لیکن الطاف صاحب بہت مصروف تھے اس لیے اس نے فروری کے اجلاس کی صدارت کے لیے معذرت کی تھی۔

۳ شہد احمد دہلوی کو انجمن کے سالانہ اجلاس کی صدارت الطاف گوہر صاحب سے کراتا تھا۔ الطاف گوہر صاحب اس وقت بہت مصروف تھے۔

۴ دیکھیے: خط نمبر ۷۵ کا حاشیہ نمبر ۲

خط نمبر ۳۱:

۱ ملفوف۔ مل۔ فوف [ع۔ م۔ ف]۔ لپٹا ہوا۔ لفافے میں بند۔ جواب لفافے میں بند ہے

۲ اردو شاعر وادیب۔ مجموعہ کلام: کائنات۔ ولادت: ۲۵ / اکتوبر ۱۹۲۷ء خزانہ گیٹ امرتسر۔ وفات: ۲۱ / فروری ۱۹۹۲ء لاہور۔ تدفین:

ماڈل ٹاؤن قبرستان لاہور۔ ماخذ: ۳۱ / فروری ۱۹۹۲ء۔

۳ راجہ روٹھے گا تو اپنوں کے لیے۔ دوسروں پر کیا فرق پڑے گا۔ راجہ کی ناراضگی اپنوں تک محدود ہوتی ہے

خط نمبر ۴۲:

۱ پاکستان کا کوئی ادارہ ہے۔

۲ دیکھیے: خط نمبر ۴۴ کا حاشیہ نمبر ۱۔

۳ ان کا اصل نام محمد عشرت تھا اور قلمی نام عشرت رومانی تھا۔ ۱۹۵۹ء میں پٹنہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے دادا ایک مشہور وکیل تھے۔ آپ نے

ابتدائی تعلیم کلکتہ سے حاصل کی۔ تقسیم کے بعد مشرقی پاکستان کے شہر ڈھاکہ چلے گئے۔ آپ نے اپنی تعلیم کو جاری رکھا اور ڈھاکہ یونیورسٹی

سے بی کام کی ڈگری حاصل کی۔ تعلیم کے بعد متعلقہ سرکاری اور غیر سرکاری اداروں میں کلیدی عہدوں پر انجام دیں۔ اس سلسلے میں ان کا قیام

ڈھاکہ، واہ کینٹ کراچی اور مسقط میں رہا۔ ریٹائرمنٹ کے بعد آپ نے کراچی کو مستقل طور پر اپنا مستقر بنالیا۔ عشرت رومانی ایک شاعر کے ساتھ

ایک اچھے نثر نگار اور ادبی تجزیہ نگار بھی تھے۔ وہ انگریزی میں بھی شاعری کرتے تھے۔ ان کی شاعری کا آغاز ۱۹۷۰ء میں ہوا۔ ان کی پہلی نظم

”شع“ دہلی میں اور پہلی غزل ماہ نامہ ”ادب لطیف“ لاہور میں شائع ہوئی تھی۔ ”صبح آنے کو ہے“ ۲۰۰۰ء میں شائع ہوا۔ اس کے علاوہ ان کی

تصانیف میں شعور۔۔۔ شعر پر مضامین ۲۰۰۲ء میں چند اہم افسانہ نگار ۲۰۰۴ء میں اور مقصدی شاعری ایک جائزہ ۲۰۰۵ء میں شائع ہوئے۔

۴ دیکھیے: خط نمبر ۷۸ کا حاشیہ نمبر ۲۔

خط نمبر ۵۰:

۱ دہلی کے سحر طراز داستان کو زبان و بیان پر بلا کی قدرت تھی۔ داستان سناتے تو سما باندھ دیتے ان کی سترہ داستان چھپ چکی ہیں:

طلم، ہوش افزا، خلیل خان، فاختہ، مولا بخش، بادشاہ کا ہاتھی اور فقیر کی جھولی داستان سرائی کا نہایت اعلیٰ نمونہ تھے۔

۲ دیکھیے: خط نمبر ۲ کا حاشیہ نمبر ۳۔

۲ ڈاکٹر احسن فاروقی: کافی تلاش کے باوجود نہیں مل سکا۔

۳ یہ اردو کی شان ہے کہ آپ جیسے سپوت اسے میسر ہیں۔ شہد احمد دہلوی محمد طفیل کو ان کے کاموں پر خراج تحسین پیش کر رہے ہیں۔

فہرست اسنادِ محولہ:

- ۱۔ احمد، انوار، ڈاکٹر: ۲۰۱۰ء، ”اردو افسانہ ایک صدی کا“، شرکت پرنٹنگ پریس، فیصل آباد۔
- ۲۔ احمد، فصیح، رضیہ: مئی ۲۰۱۳ء، ”مشاہیر کے خطوط“، رنگ ادب، اردو بازار، کراچی۔
- ۳۔ اقبال، جاوید، سید: ۲۰۱۵ء، ”خطوط نگاری، مباحث، روایت اور اہمیت“، قصر الادب، حیدر آباد۔
- ۴۔ جالبی، جمیل: ۱۹۷۰ء، ”ساقی شاہد احمد دہلوی نمبر“، ساقی، کراچی۔
- ۵۔ چودھری، علی، برکت: ۱۹۴۴ء، ”ادب لطیف“، مکتبہ اردو، لاہور۔
- ۶۔ خان، صبیح، عارفہ: مئی ۲۰۰۹ء، ”اردو تنقید کا اصلی چہرہ“، علم و عرفان پبلشرز، لاہور۔
- ۷۔ سدید، انور، ڈاکٹر: ۱۹۹۲ء، ”پاکستان میں ادبی رسائل کی تاریخ“، اکادمی ادبیات پاکستان، اسلام آباد۔
- ۸۔ سلیم، احمد، منیر، ڈاکٹر: اکتوبر ۲۰۱۷ء، قلم فاؤنڈیشن انٹرنیشنل، لاہور۔
- ۹۔ صدیقی، احمد، حسین: ۲۰۰۳ء، ”دبستانوں کا دبستان کراچی“، فضلی بک مارکیٹ، کراچی۔
- ۱۰۔ _____: ۲۰۰۵ء، ”دبستانوں کا دبستان کراچی“، جلد دوم، کراچی۔
- ۱۱۔ _____: ۲۰۱۰ء، ”دبستانوں کا دبستان کراچی“، فضلی بک مارکیٹ، کراچی۔
- ۱۲۔ _____: ۲۰۱۴ء، ”دبستانوں کا دبستان کراچی“، جلد چہارم، کراچی۔
- ۱۳۔ _____: ۲۰۱۷ء، ”دبستانوں کا دبستان کراچی“، جلد پنجم، کراچی۔
- ۱۴۔ طفیل، محمد: ۱۹۸۷ء، ”محمد طفیل“، نمبر دوم، ادارہ فروغ اردو، لاہور۔
- ۱۵۔ عارف، محمد، سید: ۲۰۰۰ء، ”شاہد احمد دہلوی: حالات و آثار“، انجمن ترقی اردو، پاکستان۔
- ۱۶۔ کاشف، درخشاں، پروفیسر: ۲۰۰۴ء، ”نگہت اردو“، قمر کتاب گھر، کراچی۔
- ۱۷۔ لکھنوی، صہبا: ۱۹۴۶ء، ماہ نامہ ”افکار“، افکار فاؤنڈیشن، کراچی۔
- ۱۸۔ _____: ۲۰۰۱ء، ماہ نامہ ”افکار“، افکار فاؤنڈیشن، کراچی۔
- ۱۹۔ مقبول، جہانگیر: اگست ۱۹۶۸ء، ”یاد شاہد“، مکتبہ اردو ڈائجسٹ، لاہور۔
- ۲۰۔ نیلم، فرزانہ: ۱۹۹۲ء، ”اردو ادب کی اہم خواتین نگار“، ایجوکیشنل بک ہاؤس، علی گڑھ۔

